کاغذات کارروائی عدالت

بخط شکستہ شفیعہ

برائے افادہ درسی تدریسی طلباء مدارس و مکاتب

جس میں تمام نصاب ضروری متعلقہ خط و کتابت

و نوشتہ جات عرائض و کاغذات عدالت

وغیرہ بشرح و بلحاظ خط شکستہ درج ہیں

حسب فرمائش

ملک دین محمد تاجر کتب

(کشمیری بازار لاہور)

مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس بیرون [illegible] دروازہ [illegible] لاہور

مختصر فہرست کتب خانہ ملک دین محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

نام کتاب	قیمت
کتب فقہ بزبان پنجابی	
احوال الآخرت مولوی محمد صاحب لکھوکے	۹ر
احوال الآخرت مولوی محمد دلپذیر	۹ر
احوال الآخرت جدید مولوی محمد حسین صاحب [illegible]آبادی	۸ر
احوال الآخرت مکمل ؍؍ مولوی محمد حیات	۴ر
اسمانی کڑک واعظ الاسلام حصہ اول	۵ر
ایضاً ؍؍ حصہ دوم	۱۲ر
توقیر الحق	۹ر
پکی روٹی کلاں مولوی محمد الدین صاحب	۴ر
پکی روٹی کلاں مولوی غلام رسول صاحب	۲ر
[illegible]کی روٹی خورد	۱ر

نام کتاب	قیمت
اخبار الآخرت	۳ر
مٹھی روٹی	۶ر
مسی روٹی معہ معراجنامہ نعتیہ	۶ر
سیف اللہ خورد شیعہ	۳ر
ایضاً کلاں	۸ر
نجات المسلمین	۲ر
بدیع الجمال	۵ر
خوان نعما حصہ اول	۲ر
؍؍ حصہ دوئم وسوئم	۳ر
؍؍ جدید	۱ر
تمیم انصاری	۲ر
گلزار آدم مولوی محمد مسلم	۱۲ر
؍؍ ؍؍ حبیب اللہ	۱۰ر
؍؍ موسیٰ ؍؍ ؍؍	۱ر
گلزار عیسیٰ ؍؍ ؍؍	۸ر
؍؍ موسیٰ مولوی مسلم	۱۰ر
گلزار محمدی ؍؍	۱۰ر
گلزار سکندری ؍؍	۶ر

نام کتاب	قیمت
گلزار نوح علیہ السلام	۴ر
گلزار ابراہیم خلیل اللہ	۵ر
گلزار موسیٰ مولوی محمد دلپذیر	۱۰ر
گلزار محمدی مولوی دلپذیر	۱۰ر
گلزار احمدی ؍؍	۸ر
قصہ ابراہیم ادہم	۳ر
فقر نامہ	۲ر
؍؍ جعفر صادقؑ	۲ر
معراجنامہ تادریار	۳ر
نور نامہ	[illegible]
نجات المومنین	۱ر
وفات نامہ	۱ر
شبیر رسول	۴ر
انتخاب الکتب	۲ر
فرائض بابو	۱ر
زبدة الفقہ	۲ر
نافع الصلوة	۱۰ر
روشندل	۲ر

۷۸۶

کاغذات کار روائی عدالت

بخط شکستہ شفیعہ

برائے افادہ درس و تدریس طلبا اور مدارس و مکاتب

جس میں تمام مضامین ضروری متعلقہ خط و کتابت و نوشتہ

جات و عرائض و کاغذات وغیرہ بشرح کبدا و خط شکست

درج ہیں حسب فرمائش ملک دین محمد صاحب تاجر کتب

کشمیری بازار لاہور

ملنے کا پتہ - ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بے حد اُس خدائے پاک کو۔ نورِ ایمان جس نے بخشی خاک کو

ذرہ بھی ہر گز آدم میں جس کی ذرہ بھی اصلیت نہ ہاں آگ کی حد اور اس کی

وہ جس نے اپنی قدرت کے ملہ میں آسمان کو زینت آفتاب و ماہتاب

اور زمین کو زبان کو بیادر زمین نظیر طرح کے اثر زمین و مخلوق نہیں ہر ا

اشجار اثمار بے شمار اور انسان ذرہ بے مقدار کو جوہر نہ ہر ناطقہ اور عقل ادراک

و فہم کی عطا فرمائی ہیں ہر دو ہزار مخلوق کو پیدا کیا ہے۔

اے سکر تو بے شفاعت اعد دین و دنیا کی ہدایت کیلئے ایک ہادی

دیا اعد شفیع المذنبین ہی شان والا انشاکر خط کے لکنز اعد لولاک لما

خلقت الافلاک والا و شاہ ہر بیچ کے خیر سکو سایہ دنیا اور

عقبیٰ اعلا ناصر اب کی عدد واثیر اور آزبک آپ اور جمیع

اصحاب کبار پر ہویدا ہو۔ کہ العبد ہیچمدان احقر الزمان محمد مسیح اللہ

خان متوطن شہر میرٹھ کو بلوغ سے اکثر اتفاق ایک دو قطعہ نو طرز مرصع کے خط

شکستہ اور نثر لکھنے کا شوق تھا مگر بوجہ عدیم الفراغ امور دنیاوی فراغ

حاصل نہ تھا درینولا صدارت عدالت محبوب گنج سے جو نکلے اب ہم کو نوکری

کچھ فرصت نہ ملتی ہی وقت کو غنیمت سمجھ کر بانشاء فیض بیان

مخدومی پدری جناب لالہ شمالداس صاحب تاجر کتب رئیس شہر میرٹھ

کے جنکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ زبان ناطقہ جنکے

ممکن نہیں مرتب کر کے یہ مجموعہ کاغذات کارروائی عدالت کا جس

میں کل قواعد ابتدائی انتہائی تک جانے نقل کئے گئے اور کئی نقشہ ہائے مفید

مناسب کے ہے مندرج کئے ہیں اور فہرست کی شمولیت بالتمکین واسطے ناظرین وا دانش

لکھنے لئے بہت سہولیت ہیں جہاں تک ہوسکے حرف حرف قائم پیدا کیا گیا ہے

براو عنایت معاف فرمائیں پایان اور مشکور احسانات فراوان فرماوینے گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

حروف تہجی

ا آ ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض

ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن ں و ہ ء ی ے

حروف مشتملہ

فرصت۔ مہلت۔ قدرت۔ ذہنیت۔ سبزازار۔ اشجار۔ بمقدار۔ عقال لولاک۔ مخلوق خالق۔ نوساں۔ شغف عتیقین۔ شبرالدیت۔ ہائی۔ شفیع المذنبین سالکان والانشا وسایاں۔ عقبیٰ لینڈ۔ خلقیت افلاک الصحب۔ کیار۔ غنیمت بلوغ نوطرز مرر علم نفوالعہ۔ انشائی فیض خیر۔ حمید اشتلہ متینت استبصار ناظرین۔ باتمکین کر بملیف حیاتی و جبیں۔ ممنون مشکور فراوان

میاں بان - مزاج وہاج - وہاں کا ہو ظہور - مارحم - مروارید - مرما - مدلعہ

صار ولو قرالعین لعوالس - رزلہ - یقصدو البحر قریب جوا او

نفعنا - محرم الحرام - قرض خواہ۔

اسماء مشکلہ

لصفان - وحید الدین - محمود خان - محمد داؤد خان - مظہر علی خان - مصطفیٰ خان

دہان الدین - آئین حسنہ - ہیر العات - جواہر سنگھ - بقعہ پرشاد - حجاللہ ناتھ

گردہاری لال - مہدی علی خان - لطیمہ حسینی - نظام حسین - فراد علی - فرحت حسین

عصمت علی خان - بینی سنگھ - خوش وقت رائے - مسکین - نیبہ بلہ - قمر داس

پیارے لال - حسید للہ - غضنفر علی - وہاب - محمد فراز - ذوالفقار علی - عینہ الحمید

عبد القادر - محمد عظیم - سیتا نند - گردہار سنگھ - میو لچھنیہ - مہاراج کشن - راجا لد

اتما رام - حاتم المین - عبد الحق - لعمہ علی - محی الدین خان

علیہ السلام گنیش سہائے بیاسی وبرہ سما حوالہ پرشاد سیونرائن

ضیاء الدین ریاض الدین مشتاق احمد اشفاق حسین حمید اللہ خاں

رنجیت سنگھ رکین شاہ محمد امین الدین صاحب صاحبزادہ

تولد ہوا خیبر نے مہربان علی صاحب آپکا آنیوالے ہیں بارانی

رحمت ایسی خدا پر متعال ہوا ہر موسم سر کا سر پر آگیا شاید انگلش میں سر رکھ

چند پند

سب سے اداب خدا کو پہچاننا چاہیں یہ اجبر نے تمکو پیدا کیا ہر کا ایک امر کر

تحقیق کرنیکی عادت ہے ہر پیدا کرو جو نصیحت کی العد تو تمہیں کیں عمر ہو پہلے اس

پر عمل کرو اپنی رتبہ سے بڑھکر دعویٰ نہ کرو جس لیاقت کے جا قر ہوا اس کے

ویسی ہی عزت کرو ہر ایک کا حق پہچانو بیہودہ کہنے لائق نہ ہو منہ سے نہ نکالو

دوست کو دینا نصیحت میں کام آتا ہے احمق اور نادان سے آدمی

صحبت سے نفور رہو۔ ضدی بیقرار مت ہو اور کھانا اور سر اٹھا۔ پیالا کرو جیب

تمکو کتنی بے کہو۔ آگ سے کہو جو الک دونس رہی خطرکی سچتی بیلیں ان بنین

نکلیں کہ ہماری جوانمردی ہر کسی شخص سے جنہم ہو ملتی ہے نزدیک خواہ خواہ دولت

ہو یا دشمنین نہایت کام بیٹھیں جس قدر ہو سکے کوشش کرو۔ والدین کو اپنی غنیمت

سمجھو۔ اونکی عزت والدین سے زیادہ کرو۔ آمدن سے زیادہ خرچ نہ کرو

کام بیٹھیں فرمانبرداری اختیار کرو۔ اگر کوئی کہیں ہدایت وارد رہو تو

اسکو دل سے شکر خاطر کرو۔ اپنی آنکھ اور اپنی زبان کو ہر وقت قابو

میں رکھو۔ اپنی تہذیب کی تنبیہ تکلیف کام حوالی پانیہ سمجھو اپنی اولاد کی علم

و آداب سکھاؤ۔ بیوی سے زیادہ کہینت کھاؤ۔ یہ پان سیاح صحبت ہی جب بات

کو تم برا سمجھو۔ اور کسی لئے بہی پسند نہ کرو کسی چیز کا لالچ نہ کرو۔ کم بولنا اور

بہیگئے خیال اور حسب فرصت سونا۔ اور کھانا عین دانائی کی بات ہے

ہو متلون مزاج اور سرکش اسے وفا نہ کہو جس کام کو تم ابھی تک نہیں کر چکے شروع نہ

کرو اگر ہو گیا ہو گفتگو میں اسی قدر جلدی کرو جس قدر سوچ لیا ہو جو کام کاج کرنے ہو

ہو کل تک تو توقف نہ کرو عوام الناس سے اس طرح پیش آؤ کہ گستاخ نہ ہو

جائیں کسی حاجتمند کی حاجت اگر تم نکال سکو دریغ نہ کرو جو نیکی کسی اور کے ساتھ

کرو اوس کو بھلا جاؤ کیونکہ اوس کا یاد رکھنا تیرے ہوا کرتا ہے کسی کے کام میں

میان تم مت پڑو دشمن کی عیب بینی پر اپنے پیش لگانا اوس کی علامت

نیچا ہی۔ بد آدمی کے ساتھ نیکی کرنا نیکوں کے ساتھ بدی کرنے سے جاہی کرنے

درمیان وقت درمیان مت ہو جانا۔ ہاں اسباب کرلیے کام میں نیکی رہو

استہزا نہ ہو مغرور کو کوئی پسند نہیں کرتا خواہ بادشاہ کیوں نہ ہو جہاں کہ کوئی

پاس نہ آنے دے اگر ہو سکے سخاوت پسند ہو۔ معیوب

کے کرنے کو پسند کی طرف سے گردن جھکا دو یکھنا نہ چاہئے

عیب ہے سن البیس پوشاک سے نہ ہو جو عورتوں کو زیبا ہو نس صالح کمال الدی

بہت اچھا ہوتا ہی غصہ کسی ذری پر سمجھکر بات کہی دینی خرابی پاس

رکھنے ضروریات سے ہیں جا بجا پہنی انگوٹھی صحت نعمت عظمی کر اسمیں

حتی الوسع کوشش کرتے رہو بزرگوں کی خدمت سے لعل جیسے تونگی

شفقت پر کمر بستہ ہو سفر کو حاکم اور حکیم صادق سے تا البیطر کہو لڑکی

لڑی جاگی میز کرامت سے ہو بخدا جانسی سخاوت تیغ کرتے رہو خیر کرتے

اسی طور کر وعدہ کسی ہاتھ پٹی بیتو مسافروں سے نشان نہ کچا بلونسے

ضروریات کو جہاں تک ممکن ہو اپنی ہی کچھ خراب سے فروغ علم ان نیت

دلیل سانہ مولت کی جہانتک گار پیرائی ہو جان کو خطرہ ہیشہ دالد

لطف لیا کرو داگستاخ نہ ہوں حیات زے ادب حاکم بہی علم ملک کا نشمنی سرا سی الی

تا بدلی علم دین کا مام ہیچمدان منشی متعلمی سیٹ تا بنا ہی فقد نعلی کو جو دست بولتا ہی

اگر موقع پر کسی بموجب بلاکت ہوتا ہی اگر تم میں کوئی فضیلت ہو تو والدین کی
فضیلت ہیچ ہی حلیم کسی آتش غضب اور شجاع کی خیال تشبیہ عمدہ ہوتا ہی جس میں عیب اور
ہنر لوگ ان نزدیک برابر ہوں غریب کے ہنر کی جان نہیں ہوتی بہت سے قدر جو کسی کی بی
نظر میں ہی وہ معیوب خیال کیا جاتا ہی تو قفر کا اور حلیم سے ندامت ہوتی
ہی افضل سلوک یہ ہی آدمی اسقدر نزاکت نہ ہو ہر ایک بات پر ہنستا اور بکنا
بات سے متنفر ہوتا ہی تو قدر وقت کی بیشتر قیمت بھاگنی کی لحظہ ہی بیکار نہ جانی
دو سنجیدگی ہوں کسی چلتا اپنی ایثار دکھاتا ہی اثر کسی مصیبت دیکھ کر خود
نصیحت پانی مجھ بنا چاہی تندرستی جرأت دیتا ہی یا ادب کا ربتا ہی ایسی تصویر
نامحدود ہوتا فرض عین جو عقیدہ اکثر اہم نہ کرنا ہر خصوصیت مطلب کے تابع قائم رہو
عقلمند کو ایک سے انسان اور بیوقوف کو برابر نہیں فروتنی عزت اور تکبر سے
رتبہ گھٹتا ہی سویرے ہونا اور طلوع آفتاب سے پہلے اٹھنا صحت و عقل بھی آتا ہے

اپنا یا آواز نرمہ بیان کو اور جو کچھ کہی بغور سنو کوئی چیز غار تیاٹا نہ نالو فرصت

بنی دلچسپ کتاب دیکھو معانی کر ایسے فدنر و کرنیں خدا کو بھولو غیر فنی عقاید پر

کارنید ہٹا مہارتیلیں دیوار کھر جو اکثر نسلا آئین بیٹھ جاتی بزرگوں سی نداق نہ کرو

صرف و نحو

واضح ہو کہ جو آواز لوک دے موٹے سے نکلے اوسی لفظ کہتے ہیں لغت طور ہو یا معنی

کی موضوع اور بمعنی کی مہمل کہتے ہیں جیسے وید لفظ موضوع کر جا یا قسم

ہیں مصدر اوس کی مفرد جس ایک معنی ہوں اوس کو کلمہ کہتے ہیں کی

تین قسم ہیں اسم فعل حرف اسم تین قسم ہیں جامد مصدر مشتق اسم ہی

جو بغیر مدد انی معنی ظاہر کرے اور کوئی زمانہ پایا جاوی جیسے جعفر اور الحمین کی دو

دھرے نام ہو دوسرا کسی کو سی لفظ نہ بنایا جاوی مثلا لڑکا لڑکی

وہی ہے جامد کی دو قسم ہیں معرفہ نکرہ غیر معین کو بتا ہیں جو ایک خبر کو

تمام اقوام ہر بولا جاوی مثلاً انسان کی سمجھا جاتا ہی۔ اور حیوان میں بھی
سب حیوان جیسے گھوڑی اونٹ معرفہ شخص غیر اور صاف تر کو کہتے ہیں جیسے جعفر خاص
شخص کا نام ہی اور دہلی خاص شہر کا نام ہی مصدر وہ ہی جس کی بحث اور مشتق برابر ہوتے
اور ان میں لفظ از نکلیں جیسے لکھنا پڑھنا لیٹنا وغیرہ مشتق وہ ہی جس میں مصدر پایا جاوے
جیسے کھانے والا اسم مشتق تذکیر و تانیث کی باعتبار و فرق ہی اسکی دو قسم ہیں
مذکر مؤنث مذکر کو کہتے ہیں جیسے لڑکا مال جانا رہو یا بیجان اگر مؤنث کی
آخر حرف سی یا ت علامت کی ہوتے ہیں جیسے لڑکی اور عمارت اور تو اوسم
اسم دو قسم صیغہ ہی واحد اور جمع واحد ایک جیسے بوٹا کیوڑہ جمع وہ ہی جو
ایک سی زیادہ مثلاً لوٹے کیوڑے بحث صرف فعل قاعدہ وہ ہی جو بغیر امداد
دیگر لفظوں کی معنی ظاہر کری امد کرنے زمانی کا ماضی حال مستقبل پایا جاوے ماضی مثلاً
کہا یا اور حال کے مثلاً کہتا ہی مستقبل مثلاً کہیگا بحث صرف وہ ہے

جو بغیر ہمزہ اپنے معنی ظاہر نہ کرے جیسے میرٹھ سے دہلی تک پڑھ لی جاتی ہے اور
ترکیب سے اگر معنی شروع الفقرہ تک کے معنی انتہا سوال جامد کس کو کہتے ہیں جواب
نام جو اور کلمہ وہ کسی سے نہ بنا ہو اوس سے کچھ بن سکے مثلاً ہاتھ اور گھوڑا سوال مصدر کس کو
کہتے ہیں اور اسکی علامت کیا ہے جواب مصدر وہ ہے جس سے اسم اور مشتق بنیں اور علامت
نا ہو جیسے کھانا پینا دوڑنا سوال مثلاً لٹن جواب اگرچہ آخر میں نا ہے مگر اس سے فعل اور
اسم اور مشتق نہیں بن سکتا ہے لہذا یہ ہے سوال حرف کس کو کہتے ہیں جواب اوس کو کہتے
ہیں جو اپنے معنی ظاہر نہ کرے جیسے کو پر بعد اسم اور فعل کے ہیں اور پیچھے ہم اپنے
معنی بتاوے جیسے بیان عبدالغفور خان کے سوال عبدالغفور خان کھانا لایا اسکی ترکیب
بیان کرو جواب عبدالغفور فاعل کھانا مفعول لایا فعل اور فعل مصدر سے ترکیب ہوا

نحو

مرکب وہ ہے جو دو کلمہ سے ملکر بنا ہو اوسکی دو قسم ہیں مفیدہ اور غیر مفیدہ اور مرکب مفیدہ کو کہتے ہیں جسکے

حاکم ہے مطلب یہ کہ سامع اس بات کے سننے کا منتظر نہ رہے مثلاً زید آیا کھانا لاؤ
اس سے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والے نے کہا کیونکہ خواہش ظاہر کی مرکب غیر مفید وہ جس
سے کچھ خبر یا خواہش سمجھی جاوے اور ناتمام رہے وہ ہمیشہ متعلق مفرد خبر و جملہ ہاں اس لئے
چار قسم ہیں مرکب اضافی مرکب توصیفی مرکب تعدادی مرکب امتزاجی مرکب اضافی وہ جو نسبت
کیا جاوے اور میزان کو بیں مضاف الیہ اکثر مضاف پر مقدم کرتا ہے جیسے گھر کا در یا لالے
واضح ہو کہ یہ ضرور نہیں کہ اضافی ہمیشہ پہلے و مضاف آخر آتے ہیں مثلاً زید کا چچا تو
اور عمرو کی بہن مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت اور موصوف ملکر ہیں جیسے اچھا گھوڑا
اور نیک بیوی مرکب تعدادی وہ ہے جو اعداد کے ملکر بنیں جیسے دس اور نو اونیس مرکب امتزاجی
وہ ہے جو کہ لفظوں سے بنتے ہیں اور غیر ہاں مثلاً تاج گنج اکبر آباد تقسیم جملہ جملہ دو قسم کا
ہوتا ہے خبریہ وہ ہے جس کے سننے سے سامع کو معلوم ہو جاوے کہ کہنے والے کو جھوٹا یا سچا
ٹھہرا سکیں جملہ خبریہ دو قسم ہیں اخبر لائے جملہ اسمیہ اور مبتدا ہونے سے ملکر

بنتا ہے مثلاً زید عاقل ہے زید مبتدا اور عاقل خبر اور یہی لفظ ہیں یا جملہ فعلیہ جیسے ظاہر

ہے فعل تام کو کہتے ہیں اور کوئی کام بغیر فاعل نہیں ہوتا اس لئے ہر کام کا ہونا ضرور کسی

سے فاعل وہ ہے جس سے فعل سرزد ہو بیان فعل لازم جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری

بات ہو جاوے اس فعل کو لازم کہتے ہیں جیسے فعل اور فاعل سے یہی جملہ بنجاتا ہے جیسے

زید آیا ترکیب زید فاعل اور آیا فعل کیونکہ آیا اوسکی وصلت سے معنی قائم ہوا اور

آیا فعل لازم ہوا کہ فعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا بیان فعل متعدی جو

فعل فاعل کے مل کر پوری جملہ نہ ہو اور خواہش مفعول کی اوس فعل کو متعدی

کہتے ہیں مفعول یہ اوس کو کہتے ہیں کہ جس پر فعل فاعل کا واقع ہو اور کوئی کسی

یعنی مجہول علامتیں مفعول کے ہیں لفظ اس جملہ فعلیہ فعل متعدی ہیں فعل فاعل

اور مفعول کے جملہ فعلیہ بنتا ہے مثلاً زید نے کتاب پڑھی ترکیب زید فاعل

ہے کیونکہ پڑھنا اوسی واسطے یعنی صادر ہوا اور لفظ نے یہی علامت

فاعل کرے اور فعل جیسے فعل فاعل، درواقع تو فعل فاعل اور مفعول
ملکر جملہ مفیدہ خبریہ ہوا جملہ انشائیہ کا بیان جملہ انشائیہ وہ ہے جس سے کہنے
والے کی خواہش معلوم ہو اور اس کو سچ جھوٹا پہچانا نہ سکیں جملہ انشائیہ کی
آٹھ قسم ہیں اول جیسے امر تمنی جیسے کہ تو نے بیماری منادی جیسے اور ترجی ہو جی و عرض تمنا
نوازش تا کن کیونکہ تمنا قسم ہیں سچ یا نہیں تعجب کیا عجب یا ہر سوال استفہام
سو طرح خبریہ کو کہتے ہیں خلاف جملہ مرکب مفیدہ کو کہتے ہیں جسکے سننے سے
سامع کو کچھ خبر پائی معلوم ہو گیا کہ غیر مفیدہ تو ہو جملہ ہے غیر مفید جملہ
نہیں ہوتا بلکہ وہ ہیں مفرد کی جز و جملہ تو ہے جیسے زید کا گھوڑا اسکے سننے سے
سامع کو کچھ خبر یا خواہش مفید ہوئی سو اسی مفرد ہے کسی کی کہتے ہیں
اور اوسکے کیا نشانہ ہے حرف جو لائے جملہ قرالعریف ہے جس طرف
کسی اسم کی نسبت کرنا اور اسکی علامتیں اضافت ہے ہمیشہ

مضاف الیہ کسرہ کو ہوتے ہیں مطالب جملہ خبریہ کس کو کہتے ہیں جواب جملہ خبریہ وہ
ہے جسکے سننے میں سامع کو خبر یا خواہش معلوم ہو اور کہنے والا کو جھوٹا یا سچا کہہ سکیں سوال جملہ
اسمیہ کو فعلیہ کسے بیان کرو جواب جملہ اسمیہ مبتدا و خبر سے بنتا ہے مصدر فعلیہ فعل لازم
بعد فاعل اور فعل متعدی اور فعل فاعل اور مفعول سے بنتا ہے سوال زید کا بھائی آیا ہے
جسکی ترکیب کرو جواب زید مضاف الیہ اور کا علامت مضاف الیہ ہے بھائی مضاف
ہے مضاف الیہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بنتا ہے اور فعل لازم فعل و فاعل جملہ خبریہ ہوتا
ہے سوال تم وہاں نہ جاؤ یہ جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ جواب تم ضمیر مفعول اور وہاں مضاف
الیہ اور جاؤ فعل مضاف الیہ مضاف ملکر مفعول ہوا فعل اپنے فاعل اور
مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ اور انشائیہ ہوا کیونکہ کہنے والا جبر کیلئے کہتا ہوا معلوم ہوتا ہے

القاب و آداب بزرگان وابستگان

قبلہ و کعبہ ام صاحب بعد نیاز کے عرض ہے ما و آپ کی ملاقات کو بہت مشتاق ہوں چونکہ

ملتمس ہوں حضرت والی نعمت تسلیم دست بستہ کے بعد مظہر مدعا ہوں چند روز سے پیدا بھائی صاحب

سلام کے بعد گذارش ہے لفافہ نکہ بعد ادائے آداب عرض ہے خورداں

برخوردار سعادتمند دیا کے بعد معلوم کرے قرۃ العینی دراز عمر ہا بعد واضح ہو نور

دیدہ سرور سینہ طالع اسکندری کے بعد معلوم کر برادرم ترقی عمر و ... کے بعد واضح ہو عزیز

ہو عمر خضر او درازی ... عزیز القدر ترقی دولت کے بعد الے ہو ممبر ... مہربان

بعد سلام نیاز آنکہ مشفق نیاز تسلیم بعد فرمائی نیاز نامہ [illegible] میرے شوق ملاقات

[illegible] عرض ہے مخلص ہم سلام علیک [illegible] کے بعد گذارش

[illegible] نواز بعد تسلیم مدعا یہ ہے راجگان و نواب جان نثار حسین

نیاز آشنا سے عظیم الشان پر دکھ [illegible] سرکار [illegible] حسین

دکھیم [illegible] عرض ہے [illegible] فدوی [illegible] سجدہ [illegible] نواب صاحب

پاسکر عرض پرداز مرشدان منظر کردن حاجی رہنمائی شاہ طریقت

شریعت کے معتقدان پر بھی انگیز بدنش تمہاری قدمبوسی کی لیے عرض کرتا ہوں کہ الحمد

حضرت پیر دستگیر مدظلہ افضالہ لیے آن ظہور از روی کمالات قدم پاک بر سہ پہرہ

نگار ہوئی فضائل جناب فضائل عالم و علماء زمانہ کی ہو فضیلت آپکی پایہ اعلیٰ

ادا ہو رہے کیمیر عبودیت اندیش عرض ہا بہی مہر الطاف و امت فیض بیمانی جناب

قبلہ ارباب علم اصحاب حلم ہمیشہ نیاز مندوں کے سر پر سایہ ہے اور شوق قدمبوسی کی

لیے عرض حضور نگار قلم فصاحت رقم جناب منشی صاحب قبلہ سواد انشاء پرداز جہان

خلیفہ امدر صرافلاکش زمان ہمیشہ فیض پر جاری ہے لیے ہزار رسالہ اشتیاق تحریر نامہ

دق قصیر بلاد عرض تجہیز منقوش ہو جائے عزت پرور رجا بالخیر رسالہ خدمت

لیے اور لغت کے اندر منظور با منضوف غربا کر رہے کہ استاد ہونا نہیں

علمیات عقیدہ معلمان قابلیت جناب استاد صاحب زادہ حضور سر

تسلیمات جاری رکھنا و من ان الصغیر بخریدیہ الحمد ہونی کتب الاالتمس برکت حیات

واقف احوال آسمانی و کاشف اسرار نہانی مستحق سلام اضطراب حاصل نیازمند کو

تسلیم و نیاز رفیق مجلد کبری کے بعد واکثر تقویم مطالب کبری عرض پرداز الفقرا۔ قبلہ پنجم و کعبہ

تقدیم سلامت بعد تحریر نیاز و عجز و نیاز و الطاف غائبانہ منزلت پر ظاہر کرتا ہوں کہ اطبا

حکیم علی الاطلاق فدا ہیں عیسیٰ صفت حکیم ہائے والا تبار فاضل شفا بخشنے بیماران

مستحق سلامت زیر نیاز برضائے نبض بگیر اقلیدس لگا کر حکمت پر واقف آتا ہے ایسا الفقرا۔ تمام

و ثنا جالینوس زمان فلاطون منتخب حضرت حکیم صاحب قبلہ یمن تقریب بخشش ہمہ باشد

وہاں سے سلامت شوق قدم بوس جانب تحریر العبد بیان سے باہر ہے لہذا اس سے

گذر کر نسخۂ شفا خانہ جناب فیض مآب عقبی ہمراز ہیں ۞

شبنم سرا نور کہنے تا بعد شمار دانے فیض فرق ناظمان مرتب

نخشر بخشیدہ وانی عم کا ہمرہ خاطر اطفال مستحق سلامت قیمین سلام کو قافیہ نیاز سے

درست کر کے دعا نگار ہوں الفقا خاطر ماتر بجمل بلاغت

فردوس فصاحت لے انسان استماع نظامی سلاله همیشه بموجب اشعار تازه مضمون

مصدر بہجو پس سلامت بعد تحریر عرض اشتیاق قصیده و قائق مکسوف ہے الطالم شرکرتا ہے

خوشنویسان سلف تبت خطے ریحان مرد قر خوشنویسی سلام آنف قلت گوید

ادائے گوئرت سے دیوان بنا کر تا سب سے مطلب کھینچتا ہوں حرالنفی نقش درس صفحہ خاطر

داشتہ پر لکھتے رہو شوق ملاقات میں سرائت لکھکر گذارش کرتا ہوں ایضاً

مند داشت باحقا حمد ست ترحجت داق نفس منسم بر ہر بعد شوق سونپ گریبان

ہو نیکیں مرام رشاگردان عزیز تلمیذ سعادت مند بخت بلند عمر دیده کاری کرتے

ایضاً سامع حدیث وے علم فقه ستر و عالم ہو علمیه سوائی حصول علم کے بعد واضح ہو

معشوقان بازشاملک خمیل یوسف مہر محبوبان نتین برنس زبان غنچه دهان زادالله

کرشمہ پیشه فراق شوق دیدار کے بعد عالس مدعا ہوئے ایضاً حقیقی یوسف ہنہہ

لیلی خصلات سمیند چشم ہرہن مخفی داد کی بیرازہ وی یستر حال در بار جہاں

کئی واضح ہو۔ عاشقان فاسقام مجنون و فرہاد و کاشبے واسق نمانہ بر مار

امیدوار اسم معشوقان منتظر رفت سے محبوبانہ شکلت دی عامی مشتوق مانہ

عزلیب لعید معلوم ہو۔

ایضاً

لعید تحیہ مشکوہ کئی نام واضح ہو۔

رقعات مختصر

عزیز معتمد خط دستی تمہارا دریافت ہوا ناطر اناتک سے تمکو ہمارا املا یونہی خوب

نہیں آتا اور خط بھی کئی بلکہ الفاظ صحیح لکھنے کا کئی طریقہ تمہاری دہن نہیں سمایا

سبحان اللہ باوجود اس شعور اور لیاقت کے متوقع ہیں سائش کا ہر نوکری پیدا

کر رکھے لئی دو ہر تمکو چاہئے کہ اس سطح خط اور اندازہ تحریر کو بعید ارادہ

چاکری سرکار کھو رفع جہر باں بینیں خواہشات بیکار تحقیقات ہی کو با نجوں ادو

اکبر آیا النفس۔ اک مستوق سوال کا طیار نہیں ہوچکا اس لئے کہ تمہارا ہفتہ

طیار کرا کر بحضور بندگان نواب لفٹنٹ گورنر گذرانا ہے اس کے بعد جو حکم نامہ ہو گا
عرض کرونگا ۔ قبلہ قبلہ بندہ جناب پنڈت جی صاحب سے کاتب نیازمند نیاز اپنے جناب صاحب
کمشنر بہادر کو پیام پہنچا تھا صاحب بہادر نے نہیں کو حضور میں طلب فرما کر زبان مبارک سے ارشاد
فرمایا کہ ہم پہنچی ہے حکم لیگا سلام کرو گھر کو واپس آیا ۔ قبلہ جناب حکیم صاحب بہادر کے گھر دلّی میں
میرا حال کچھ نہ پوچھیے بالکل تحلیل ہو گیا اور پیٹ کی لذات نہیں ہر چند دعا دوا
استعمال میں آتے ہیں مگر مرض دور نہیں ہوتی مجبور ہوں ۔ آپکے درخواست میں رکھتا ہوں
مہربانی فرما کر تشریف آوری سے دریغ نہ فرمائیں اس میں بہت ممنون رہونگا ۔ الحاصل شفیق
بالتحقیق اند نومن جانی بھائی صاحب ہمارا ہیں اور تمہیں بھی واپس ادا کر رہیں کہ ہم کو کہیں نوکر رکھا
چونکہ قبلہ و مہربان جناب کا مجھ کو لفافہ لکھتے نہایت ہو گا اگر آپ کسی سے کہہ کے بندہ کو نظر
ہونے میں بھائی صاحب کو جس طرح ہو سکے بالضرور طلب فرمالیجئے میں ممنون ہونگا ۔ قبلہ ۔ تذکرہ نامہ
کر عنقریب روانہ کر دی ہے اگر کسی سے چلتا ہو اگر قصد ہو تو ایک نہایت خوب بزرگ روانہ کر دینا

انصرت سے بیان نہ دیجاویگی ۔ رقعہ منشی صاحب ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نہیں زنی پڑے در گشتنج قمر الدین
کی بیان کی کہ والمنفعۃ میں متشنج مذکور تک ادا مسکینانہ ہوگی مگر چراغ ذکر کا جس کو تم اپنے واسطے کر
میں لینا چاہتے ہو خاک کی سی صدی ہے دیر دالتہ لڑکی کو والا برتے ہی کر ساتھ بیاہ دینا
دیر وہ دنیا کی خلاف ہو جو بجان کہاں تو ہو نسبت سے باز آؤ ۔ آیندہ اختیار ہے ۔ رقعہ مشفق جیون
میں خرد نقد اخراجات جناب سالک کے اسی وقت تیار ہیں خصوصاً شرف ملازمت
کے واسطے دار دولت پر پہنچی لیکن خبر ملی کہ آپ کسی جلد کی جانب سوار ہو گئے
ناچار گھر واپس آیا ۔ رقعہ برخوردار سنا جاتا ہے کہ تم انہی بڑا ہی کی صحبت میں
رہ کر لقب لاز رحمت کیا کرتے ہو اور لکھنے پڑھنے میں مطلق جی نہیں لگاتے ہم خوب
جانتے ہیں کہ تم نا خلف سے اس بری ہو رکعہ تمہاری عوض میں اگر سایہ پیدا ہوتا تو جر کی جر آگتا
اب تم کو چاہیے کہ یا گئیا میں چھوڑ دو اور لکھنے پڑھنے میں جی لگاؤ ورنہ اپنا منہ سا
کالا کر کے گھر میں یا ہر ہو ۔ رقعہ قبیلہ کا ملنسا جاتا ہے کہ ہم دسنگھ زمیندار تحصیل لکھ میں خبا

ایک کرایا طاق ہو گیا ہے گھوڑا وار اور دو سانڈ پڑتے ہیں سے اگر اب مجھے پڑھانا

چاہیں تو وہیں بھیجیں رقعہ برخوردار ہم سنتے ہیں کہ ایک کمترین سرکار کی طرف سے مقرر ہوا ہے

اور وہیں گرد نواح کے تمام لڑکے وہاں بہت اچھی تعلیم پاتے ہیں بھلا ہم تم سے یافت ہوتا ہے

جو تم اپنی گھوڑی میں روٹی کھا کر پالو اور چشمہ فیض کا پیالہ توبہ کرو اور پیدا کرنے کی لئے خوب نسخہ

ہے رقعہ لکھا نور نظر سرور سینہ سے جو تم نے یہ بہانا کیا ہے ہمیں ایک گھوڑا مول لیکر بھیجدو

ہم تمام شہر روزگار کے واسطے دکھنی کو جاوینگے جب ہمنے گھوڑا بھیج دیا تب تم گھر بیٹھے رہے تو ہم

ورنہ علی نقی ہیں ہم نوکری کا خواہ جو گھر نہیں تم اور تمہارا منہ جو تم نوکری دو تو تعجب ہے

تمہارے نتیجہ تمہاری شرارت کے مانگو لکھا ہے چھپکا دیا مفت یقین ہے ہم بھی شرارت ہیں تمہاری گھر میں

اب تمکو لکھا جاتا ہے کہ گھوڑا نہ پایا بھیجدو ہم اوسکا اور کونسے بچے الگ کئے رقعہ للاجدا

ایک لڑکے کا دوسرا باپ ہوگا خریدینگا نفع کیا ہمکو بہت ضرور ہے بنظر مہربانی

اپنی ماں نے سچ تلک تیری کرکے بھیجدو ہم دیدہ الصدر دوسری کو دیا قندی رقعہ عزیز القدر لکھو

لگتے تھے ہیجڑے سوار ہوویں نوکری کر سکیں گے کیونکہ تمہاری شامت آئی ہے کہیں گھوڑے میں گر پڑ کے

گئے جان ہے جاہو جاویگی رقعہ برادر عزیز بمضمون حفظ میانجی سے دریافت ہوتا ہے کہ لکھنے پڑھنے

سے مطلق پا نہیں لگاتے اور کیوں اپنی عمر برباد کرتے ہو سمجھ بوجھو تو لازم ہے کہ شب و روز

علم کی حاصل کر لو آیندہ مختار ہو جو چاہو کرو رقعہ مشفق برخوردار میں بتن پر سوار رشت خدمتگار

کو نوکر رکھا تھا مجھے یاد ہے تمہارے ابا نے فرمایا تھا کہ دیکھو سانپ نہیں بستا پاتے ہو کبھی زہر

زہر اگلے گا آخر کار وہی ہوا پرسوں وہ بدفعلی کیئے ہیں گڑ دکی لیکر نجانے کہاں کو فرار ہو گیا

خیر جیسا کیا ویسا پایا (ایضاً) جناب للہ یا لمکند بھی یکر آئے مجھکو جلد جائے ہوتے ہیں جب کیا

ہر واہ واللہ صاحب آدمی خبابی گشتر صاحب کے تمدت ہیں خبر جا کر یہاں کی نفیس جائے

بر بیوان اور تحط اگر پیت آئی لگی جواب آپ سے کچھ نہیں طعن شیخی ہیں خوب کھانا ہوا ہوں

رقعہ مہربان من آپکا خط آیا عنایت نامہ معلوم ہوا البرنیدہ کی سرکار میں کوئی نوکری نظر نہیں آتی ہے

اگر لکھنو جاؤ تو رقعہ سفارش کے کہاں سر رشتہ دار کی نام جسے لکھا ہے جاؤ وہیں کی لکھ تو دے

صبح تخت روانہ ہوئی ہے اور رقعہ فرزند جگر سوز ہمکو معلوم ہوا کہ صاحب بہادر ہمارے کارگذاری سے

خوش ہیں ۔ لالہ مہو ہوشیاری کا یہ کام ہمیشہ اپنے کو لازم گردانیں صاحب بہادر کو خوش رکھو کیونکہ

حاکم کا خوش رہنا موجب ترقی کا ہے رقعہ عزیز با تمیز فرزند کمال علیہ [illegible] پہنچا لیکن علم کی خوب فکر

طبابت سے علم بسبب تحقیق تعلیم تعلق رکھتا ہے جلد ہوشیار ہو جائیں اور علاوہ اس کے پڑھنے والے کی بہتری کے

منظور ہے اگر ارادہ کرو تو کتابیں ہمارا تعلیم مدرسہ ملا یا جاوے رقعہ قدر شناسا ہوا مقدمہ معاوضہ صاحب صدر

عدالت کی کچہری میں فیصلہ نہیں ہوا برادری وادنشا سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈگری ہو اگر خطا بخدا [illegible]

ہو گیا تو مرافعہ کی جگہ بھی (رقعہ) لالہ صاحب مشفق بندہ عرضی تمہاری ملا خواہش رخصت

دو روز بندہ کی پاس پہنچی چونکہ صاحب بہادر آج کچہری میں رونق افروز نہیں ہیں لہذا کل کام

اولگت پیش کرنے میں توقف ہوا ان شاء اللہ تعالیٰ اکال تعالیٰ [illegible] تمہاری درخواست

ہو گئے رقعہ نیر گی امیر علیہ السلام بیمار کی غرض دھرم فرما کے قدردانی تاریخ عالمگیری سے بڑی [illegible] فہرست

حد جو کتاب مطبوعہ لکھنو بازار دستیاب ہو سکے تو خرید کر بھیجیں منشی [illegible] ہو گی ورنہ خط [illegible]

برجا ئیگا ہر قعہ از نورچشم جمال الدین ریہو رانہ دس سرکار کا حکم ہی کہ جو لڑکے اب پڑہینگے وہ

مستحق پرورش ہونگے مگر عزیز بنیں ہیں سرکاری قدر لیاکہ اگر سرا انکی پڑہنا فارسی کا مخفی بیفائدہ ہی

ہرگز اس شہر میں منظور ہی تو تم بہی ان پڑہو نہ پالکی عالی رقعہ مولوی صاحب قبلہ جی غریب خیال

اسکی کتب میں مطلب سطیع وعلم خدمت شریف میں ارسال ہیں مبلغ عـ ویبہ قیمتی جار

رقعہ ہذا ہمراہ مرحمت ہو۔

خطوط البتگانی

قبلہ و کعبہ مدظلہ اداء تسلیمات کے بعد گذارش ہی کہ قبلک امور سے بہائی برخورد ہمیشہ

خوانسی خط جناب مجلوی صاحب قبلہ گاہ نوازشنامہ وارد ہوا تہا اور سکے جواب میں

نیاز مند نے بہی جناب بہائی صاحب کی نسبت لکہا تہا چنانچہ جناب ممدوح نے ہنوز جواب ارسال نہیں

فرمایا اگر آنجناب کی خدمت میں کوئی الطاف نامہ آنحضرت کا پہنچا ہو تو مطلع فرما ہر

خط، عموماً صاحب نہ بخیر واقع قبلہ تسلیم نیاز کہکر التماس ہے کہ جو بہائی صاحب نے جو وظائف العلوم صاحب

کی نسبت ایسا فرماتے ہیں بیان کیسے بعض نے رکھی مطبع الحمیر لاہور میں شائع ہوگئی ہے جو کچھ دریافت فرماتا

ہوں تو بہ مذکورہ کی ذریعہ سے تحریر فرما کر دریافت فرما لیجئے اگر امر ضروری ہے ہمارے نام الیف لانے والے ہیں

سپردے یا مرتبہ کر کے عرض کرو نگا خدا حضرت سرکار صاحب تسلیم دست بستہ کی بعد عرض معروض عزیز سے

دو نامہ منتقض ہوا اور خیال خیر حرف ہے مطلوبہ معاملہ مقصود سلیم لفیفہ پہیو والا ہذا ہوں مجر ملاحظہ

عرلفیہ نثار عزت سے مرتبہ ع زرا اس مطلع فرمائیں کہ جناب شیخ الحسین جب بنگلے پہیں یہاں

تشریف لائے آج نہایت خوش فرمائیں پر ہم کری نشیہ فرما کر اور گرامی وار ان کو بھی سمجھا دیا ہر کیف

ہرگز خالی نہ جانا خیال کہ شیخ صاحب معصوم ہیں ہمارے سپرد کیا ان اب جیسے ہیں اس پر ہیں

عمر بن خطاب خدا بھائی صاحب محض مع نیز یہ اولاد تسلیمات کے اتنی ہوں ہی بیان فرماتے

اور جناب کی خیریت کا خواستگار ہوں جنتیں والا عمر کی بعدالت طبیعت کا دی

دیکھا ہی ہے ہوا اسد کی بعد ملاحظہ نیاز نامہ میرا عدالت طبیعت نے حسین اور عمر کی خبر دینے

کی ذکر زبان نیاز مشتہ کو وہ تصدیق فرمادیں خط نامزد صاحب خط کو مکرر سلسلہ اما ادب کے بعد

جناب محمد حسین صاحب کانپوری اداۓ شہادت مقدمہ کی برف ضا کی وجہ سے تشریف آور ہیں

بندہ نے برخوردار علی حسین کی معالجہ کی بابت بہت عرض کیا آنصاحب الیٰ امر پر مقرر ہیں اور

فرمانے لگے کہ اگر میں آٹھ دس روز کیواسطے موسوارا نے یہاں سے آدل تو میرا بہت بڑا نقصان

ہوگا لہذا جناب بھی اون سے صحبت کر لیجیے ہر موقع انکی نسکاینے کا نہ رہی خط الفونس صاحب معہ بد

جو کرم دالمع کر رسلام نیاز کی ملتمس ہون اگر خدمت چاچا صاحب کے یہان تشریف آوری کا قصد مصمم

ہو تو اطلاع بخشیں میں ایک ہفتہ کی رخصت لیلونگا ورنہ چاچا صاحب کے یہکا سود کو اس

بہون میری روزگار نصیحت ہی اور جو تشریف آوری ہیں تو بس مجبور ہون تب آنے کی بعد ملاحظہ

عریضہ جلد مطلع فرمائیں فقط غیر ممکنات خاطر انکی دم میں کرتے تھے انتظار سے پہنچا تمہ

لکھا ہی کہ بہت خانہ اللہ کو تنہا چھوڑکر روپیہ دیتا اور ایک امید کی اپنی والدہ کو بابر

جگر دور رکھ ملاحظہ بتانی انکار کیا میرا امر ناشائستہ کہ کیونکر ہند و بستے

کیا جاوے غیر ہم ادس کو بانکیر تم خاطر جمع رکھو اور کچھ تردد مت کرو۔ خط

نور بصر لخت جگر دعا کی واضح ہو کہ معلوم کرو کہ ہم میرٹھ سے بعافیت پہونچے جانتے ہو کہ تمہارے پچھلے

آپکی طبیعت علیل ہو گئی اسیوجہ تمہاری پاس آ سکے بفضلہ اب درصحت ہے بارے انشاء اللہ

تعالی اب بعد یقیتہ عشرہ تک ضرور تمہارے پاس پہونچینگے اگر تمہارا قیام ابھی عرصہ تک رہے تو اطلاع دو

اور ہماری سواری پاس بلا لینگے (دستخط) عزیز القدر گذارش تمہاری خط پہونچی ہے کو خوشی ہوتی

روزگار کی بارہ میں جو تم نے لکھا ہے دیر روپیہ وقت نہیں بھیجنے یہ سچ ہے مگر فی زمانہ ہوتی

کونسی صورت تجویز کی ہے حسب ارشاد اسکی ہمراہ روز بستہ رہنا پڑتا ہے اگر وہ روز کی

تکلیف گوارا کرو تو ہم کسی موقعہ پر تمکو بلا لینگے کھو کر رہا کہ نہ مانا رہیگی یہ سر دست

استیفانہ دینا میا لیری کم غنیمت سے بہرحال دوسو تمہ خط بلکہ تا جانا جان زردی

حصول نیاز کی بعد عرض رساہوں کہ عرصہ ہوا انند نیز جس سے مطلع نہیں ہوا باعث

تردد ہے امید ہے جلد خیریت نزلیعہ سے مطلع فرمائیں

اور آل حضرت کا ذکر کیجئے سے بخیریت

شکریہ ادا نہیں ہو سکتی ہے پر مہربانی کرتے ہو لطف اور عنایت ہے جانتا ہوں اگر کسو دوسری جگہ

وارد ہوا ہو ایسا خط خریدو فروخت پہنچا اور لکھا گیا ایک مکان کی وصول کے بابت نظر نہیں

لکھا ہوا لازم اسکو آیا ایک ٦ فٹ زمین ایک مقدمے کی خریداری کے دیکھ بھال کیا ہوا اگر انجام بخیر ہوا تو

صورت منفعت سے ہے بہر جہت بلحاظ فی الحال انکی گوش گذار نہیں کرنی ہر طرح ملک المحبت

اور بعضی نسخہ تشویش بخش پر پار کہا گیا کر کر جدا ہو رہے ہیں ارحم الرحمین رحم فرما دیں خط عزیز کا

جمایت کے آگاہ نہیں رہو عرصہ قریب ایک سال کے گذرتا ہے اور ہمارا قصہ منظور کی

رخصت کے تم مکان پر گئے تعجب کی بات ہے کوئی خط روانہ کیا نہ بھیجا اگر اندنوں اطلاع ہوتی تو تم نے خرد

اہل کار احمد حسین صاحب کے زبانی تمہاری عرض معلوم ہوا اگر اسباب بھی مکان پر آنے کا ارادہ ہو

تو اطلاع کو خط. اس سال ہر خط تمہارا اپنی ہاتھ کے بیان ہمدرش آج کی بلکہ ابھی آیا ہوا الحمد

تمہارے شفا بخش تحریر جواب سے اس قدر ہاں ہم امداد حاشر ایک

ارتباط از بس کچھ شادی میں مندرج ہو تو حمد الٰہی کا جواب ایک بار

خط ہمیں لکھا جاتا ہی اب تحریر والدہ صاحب سے واضح ہوگا ہمیں تمہاری امید بہی ہاں اگر کچھ بہبود

نکلنے مجھ حمید والدین سے ملاقات کی طرح اپنی روپیہ کی احتیاط رکھی کہتے ہیں اب جو ہیں تو

کارآمد ہوگا اور خط ہمارا دکھلا دینا۔ خط قوی یار دی عزیز ام طالع سکندر کی اور

معلوم کرکے ربالاس سرگت ساری کتخدائی رضا الدین کی جو ہمنے لکھی سو ہوئی مانا جائے

کو رخصت لیکر یہاں سے روانہ ہوگا۔ ہمکو لازم ہی کا درستی سامان سے فراغت ہوئی ہیں

سرمایہ ۱۰۰ تک فی روز سرکار سے ہوئگا۔ اور بدیع الدین صاحب نے جو روپیہ خرید اسکیلی

دی لیے پہنچ ہیں سب اسباب لینے سے ہمراہ لاونگا۔ خط۔ برخوردار سعادت آثار خوش

رہو تمام سب طرح کی خیریت ہی اور ہماری خیریت ہمیشہ مطلوب ہی۔ دو ہفتہ کی رخصت لیکر

مکان پر آئی تھی لیکن بوجہ بیماری والدہ ہی اسہال و غیرہ کی بیمار ہو گئے تھے اور دو ماہ تک سخت

بیمار رہی اب بفضلہ صحت پائی بفیض آرام بخشی اور صاحب کی ملاقات کی جو صاحب موصوف

بہت بے لطافت سے پیش آئے اور فرمایا کہ آپ کیوں آئے ہیں خوشی بولائی تو ور راحت

وقت سے معاف نہ تھا وصر یار حضور کی اقبال سے فتح ہو گیا رفتہ رفتہ تمنائی بھی آجائیگی

کام بھی تمھارا اسطرح رہونگا فرمایا ہم بہتر لیکن زیادہ محنت نہ کرنا الغرض ہم اپنی کام پر پیوند

ہو رہے ہیں اگر ممکن ہو تو ایک نہایت سستی بارہ یم ہر دن ہیں اور غریب سے خرید کر بچاری پر بھیج

کر ماہر لطافت نوازی کی ہیں لادی اور ایک بالکل کچہری جانے کیلیے جو جو

خوبصورت ہی ہوی ہو جسکی قیمت کو آدی خرید کر بھیجدو اسکی بہت تکلیف بھی زیادہ دی

خطوط احباب

مطلع خوان اشعار سلاست مضمون اور فراق کا سوز ساز تعدد درازی بیان کا

قافیہ تنگ اوست قلم کا پاؤں لنگ ہے تمہارا خط پہنچا طبیعت فرحت پائی کو عشرت ہوئی

طرح کا عرق جو تمنے بھیجی ہی خوب ہے لفظ پاکیزہ مضمون عمدہ انداز بیان حسب منشاء درست ہے

قافیہ تنگ ہاسکی لیئے ہے ردیف خوشنما ہو شاہت سب الالام خوب کہا ہیں خوب لطافت ہے

بحر اشعار کی نیستہ فارسی و مطالب محاورہ شہر اور طلام موفور سوز دل کی باتیں سحر کر رہا ہیں

وصال کے ہمارے وصال کی خبر پر نئے شیخ کی کمبخت لکھے کی غزل اپنی عزت مآب غیر کی فرحت
حرف جو جو باتیں چاہیں سنیں الله سوالی تمہارا دین درست اور طبیعت حیرت کی
آئینہ بھر فراک کر بھیجا کرو دیگر۔ یا زمرہ مفر رسالہ شفق کر حکایت کا اشتیاق کا
فرحہ طرح یاب قلم ہیں طاقت سنیں جو لکھ سکیں بلیغ زبان میں دنیں و پیمان کوئی تمہاری وہ
صورت ہاں سبحان الله ہماری یہ طاقت ہے معاذ الله ایمان کی کر لگا ذہن ہاں توبہ توبہ
ہے جانی جھوٹ وہ بیت و ہم نپاہ لوٹ لکھ کر وہ گرمجوشی الہ ماں آرزو لی وجخسر
اندیشہ ہم الحفیظ بتا بر وہ سیماب زیر گہ الہ بجی مضطر اکر کرو بہتا اگیا زیر ہم تقدیر
سامنے نہ لاوے ہرگز اضطراب بھی بفضل الله بیچھی حالت ہے زر سیکالہ فرمائے –
نسیم اتنی از رہ اک غیرت محبوب قلم پر پیرہ زبان واہ یار کیا ہوں اور کیا کر دن
ہم جیسے ہیں اگر قدم رنجہ فرمائیں غیر بعید یاری راحت غمگساری ورنہ ہرگز کار نہیں ہے
ورہم ہر خاری ہی اپنی شکایت نامے والی ہاں نسبت کے قطعہ ماند جبائی دوسرا خاب ہم نوشتہ

باقی طول مصنفے فقط بلیس ۔ دیکھو ۔ یاریعاں سعادت سالہ اشتیاق کا داستان دراز اور

فسانۂ فراق قصہ صوبائی قلم اور سیاہ کاغذ کہاں تک نہیں یا نوٹس نہ ہاں کہ اپنی مفصل حال آشفتہ سر سعد لکھا

محال ہے کیا بجائے ایک کے جان ہزار ہو وقت ایک سے سو برس کے تو ہم تنگی داستان کو ہم خبر تنگ

تم وہاں گئے ہو نہ خط لکھا نہ قصہ صرف مجھ کو دیکھا نہ عنایت کیسی ہوا چلی نہ شفا ہے نہ گا

ہاگ ہے بڑا خدا ہاگ اتنا بار بہیز کہ دھر یار رنگ فراق نے دل اسحاق لوط اسم کا ہی باقی بیماری

ایک دشمن ہے وہ بھی ہم بر تمہیں خوش کئے سے دیں اتنی عشرت کے ابین مجھی کی یہ سر تھی دل لگی ہے

کر ہاتھ ملیں بخیل غم کا نشان نہ تھا مگر گمان نہ تھا ہم کا خیال نہ تھے ملک کا سودا نہ سا

ایک دن نہ دیکھیں تمہید کا لطف ہمیں پر نہ دن کو دفت کو دستک رہے گا سعد

ہر وقت ماتم ای مدرما ماہر ایک آفت آئی ہے دن جو بالا ہو ہم سمجھا ہم قیامت آئی بہن ڈھور

دے ہاتھ ہی بنے دو رہ خفا کار رہی اور یہ وفا کاری دیکھو ہم شکر کرو زمانہ پایدار

ہر ظلم اگر فانہ خیال دار ہی دم کس دامن بیمار خراش ہی کے وہم نہ گانہ ہی دنیا میں

وفاگاری سے یار گاری هی بے ستم شعاری هی هر چند جبر چاهتا هی انید اینی انتها تک

فراق کا قصه سنتا هوں اور رقیبانی کی حکایت لکهتا هوں مگر عقوبت کرتا هی هوش وحواس کو رخصت

چاهتا سارے مجبور کیا برگشته بار بار هوی هی اور وحشت نے تفته کیا یا اور بر دل گهبراتا جا

اس اشعار سے مدعا یه کہتا هوں سے کم رستان را یا کردن ہمارے تسیب ریچ کا نند بعید

ونهار نشیب ودیگر ی ہماری بخشش آبادی سلامت کی جیتے هوے ہیں انتظار سے نوخط

هو نجا هی نه قاصد آیا هی خبر ملتی هے هم نه کچه سمجه سکتے آیا هی هر گهڑی خبر یہ تی هی

هر وقت وحشت ہے هر خیال تو بہتان هی جسم هو رهی چپ هی مگر دهیان کی اوصاف کر ان

ہمارے ہمارت کیونکر اختیار دن دیکهو هوش و سر چها گئی اور هوش نہایت نهیں هندر ریند رفو

ایک هوا گئی اور سر گاری کی نہیں چاهتا اس لیے خاموش هو گئے اور حوصلے کا تلف هوں

دیگر چمن آشنای سلامت ہمارا هی چمن میں ہیں مینوں کا جو شی هوا نظارہ گاہ

رضا ستم فروش هی هوا هی نا آشنا سن کر آج ابر لیتی هی اور رہ هی اس فریاد کیسی سے الرے

یہ بھی پروا ہو موسم کتا ہی صحرائی گلزار کی بلبلان مہکت ہا ہر گاہ گلاب کیا کتا دھر گیر

نے انتظار تھرے تگل ہیں اور سایہ دار ہیں کیا ذرہ ہی جا ہی سے وو آ لیجکن گلہ دری املانا سک

قمری کو لو لو بیت تہم موسار ہی ہر شجر پر کوشش ہوسی ہر شاخ ایو ذ ور دھی ہر شگوفہ نس

لتھا ہی ہر برگ بیت دنگ خنا ھی صحرا انشاداب کاہی نہیں ہرا ہیت سے ھی بھاگنی ماہ متری

دن اور ایس سفارت دی ہیں راہ ھجرت سے سفر کوی دو کہ اشتیاق رہ تہم ای الالعہ دارہ

تسراہی جاری رو دشمن مضطر اشفتہ نا شاہی ہے تو افسوس خباری جہیجی ادھوای گان تھقھر لگاری رحیم

ہی لگ سے سرد باری حق سکے گلچین شاہ ہون گلشن برباد ہوئیں سنہرہ اداہر

نگوھ کھال کدال لئے تیج نالیان بچائیں درخت کیفیت رولوائیں

تنا خیں دعوائیں ثمرہ مثر سیر آئیس جاگاک سنبھائیں لفار یار سی ہونی رو رہیں چ

دلش بنیں گاہ نس ہوئیں تیتا بتی ہیں عرض ہیں اکم ہیں ستم بنیں مبتلا ہوئیں شیدا ہوں

ناچار ہوئیں جس ہیں ہزار ہی شعبہ بجو ز خو دا ذ نہ جر لو نہ دکھا د سے وفا کس رود ر

تمنے خفا کس نمط اچھی ستم پر ز قدرت سے خدا کی - ہر جلد آؤ رغم سے چھوڑو ورنہ تو
وال ہو گا نہ میں بیگانہ جان ہو گا نہ ایمان ہو گا - خدا کو کیا جواب دیں گے فقط
دیگر سرمایہ راحت وال تسکین بخش مشکلات - جو وال ہیں ہم
حیرت ادسنا حال نہیں جاتے سوا جان کو وحشت وہ علم لکھا نہیں سکتا والھو برجر
گھٹا ہی جان ہوتا ہند سجیلی - بہ شکوہ ہر اجان کی لکھ نہیں سکتا جو جرپ
گذرنے حال شب و روز جو جان پہ ہوتا حال الم لکھ نہیں سکتا رہتی ہوئی نہ دعا کا چاند لگا
وتمناکی عیاں ہی از روگا ملال دیکھا نہ زمانہ جاجہت دیکھا لینے نہ خط آیا نہ قاصد
آیا نہ کم آئی نہ خبر کچھ سے بیان دو رنہاں نہیں ہو سکتا - تنگ رہے ہر ضبط فغاں
پر نہیں سکتا - دم بھر دلے ہیں محبت ہوا دہی ہر گیا اتنا ہرا غنچہ دہن ہو نہیں سکتا
بھولیں کیا ہم نامہ پیغام ہی بھیجا کیا ہی تھا تجھ سے میری جان ہو نہیں سکتا
گر غرض مروت سے ہر ترک کیا محبت نے مشکل اٹھا لیں ہیں پھر زباں ہو نہیں سکتا - والحظ

مجھے سمجھاتا ہے کہ تو ضبطِ فغاں سے وہاں سے صبر تو ایک کوہ ہے یہیں فغاں ہو نہیں سکتا
دیکھو جو وہی ہیں کہ ہر وقت پیدا کریں باتیں سنتیں خوش بھی عیش کریں یہیں نہیں نیکو تھا نہ
نہ گلہ تھا پہ سمجھ پرواہی کا سامان نہ تھا دل اثر دشمن مہماں نہ تھا بے پردہ پیدا میں انداز
جفا ہو نہیں سکتا نہ تیر زباں جس سے ادا ہو نہیں سکتا یار کسی طرح پارہ ہی دل احمق
طلبِ شر ہے سیکھنے کو کہ ٹے رنگ دل رہو نہیں سکتا لیکن کبھی اگر عنایت کرو انتہا چھوڑ
ہی پرواہی سے نہ موڑ دو ہی ہم ایسی وہی جا سر از شہد دکھاؤ نہ پریشانی
ہو نہ جیرا ایسے دل تجھ سے بس غنچہ دہن ہو نہیں سکتا۔ تو اس نہ ہو تیک چمن ہو
نہیں سکتا نہ لفو نکلی کہیں تو بھی بیگھا دی گا زمیں دو اذی مجھی نہ سکی جہنمی ہو نہیں
اور اگر کبھی پر دل ہے تو نظر کر دیکھے کیا پریشانی آئی دل کو
حیرانی دکھائی خدمت سے مقناطیسی جلد فرخ ہو گا وہ دیکھ یا سکا تماشا
بہوت دختر گانہ ہو اپنی اثر ہو نہیں سکتا دل ملا کو

تری اپنی خیر ہو نہیں سکتا الفت کے اثر سے تیرا دل جا کے نہیں ہر گز کر سکتے

ہو نہیں سکتا۔ باقی طعن سے نفرت ہے اور مزہ ہماری ہر ہر چمن بلبل تیری شکوہ کا

میری گئی ہر شجر سے بوئی عروس۔ دل ملبل کو بیقراری ہے ان انجام فرحت انجام

لاوی۔ اگر تم میں نہایت اثیر دل عروس پیار کی آمد بہار صبا کا گل و بلبلان سے نہ ہونگا مہ

خوشامد ہی نہوونگا۔ جھکنا جاہئے ان خوش مزاجوں کے دل کو لبھانا ہی او پسکے موسم

خوشی بہار ربیع کا گلزار اپنے مکان میں آرام سے لیکن از آج ہوتا ہے آپ کا

ساعت سے ربیعہ میں دل اللہ کو نیت کی جانب سے تب سے کامی جانب منہ قیمتی

اس قرآن التنویر کی پیراہن اشتیاق میں ہم رکھ کر زندار جمینہ شتاب نو بہر جوہر در حیثیت

اور رہو۔ بلغیت کی عطا دفرمائی آن ختم آمین۔

خطوطِ مختلف

بللہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست۔ آمد کفر ز پس پردہ

تقدیر ہدیہ نخہت گلستان قرابت نہال بوستان یگانگت سلامت

بعد لخلخہ سائی عطرات سلام و نفحات محبت ایلام نگارش اس طرح ہے

اور شکر گذاری اللہ باری کی واور شہر وار داور باغبان حقیقی کی کیا

قدرت نمایاں ہے سارا وہ نخلبندہ ارض کیا کیا صنعت ہے ما انجان میں نسیم سحر کی

غنچہ کا پھول کھلانا باد صبا کا گالوں کو چھانا بلبلوں کو چہچہانا کبھی جھوم جھوم

زاغ بجائے شانہ جا بارش کا چھچانا سارس کا ہر جا نظر آ پڑنا دہ دینوں کا لہلہانا ایسے موسم

بہار خوشی گوہ گلزار میں مہک صبا کا ہوش ربا شمیم نامہ عنبر میں شمامہ بنی

ناغہ کو باغ باغ کرکے آنکھوں کو تراوت بخشا جی محبت قد کی رسالہ نیچا نا

جانی الفت نشان کو خوشی و خرم نیا نا کیا خشن لاہی بیگاہ اوس مہک نخچینہ

شمیم کو اور قاصد دولہ نسیم مسرور دست شوق پڑھایا تامہ مسرت شمامہ پہنچا کا

تمہاری صحت کمال اللہ اب کے ہاتھ بلایا شفقہ تاکہ نسیم سے سکتا ہی دیر تک

سترے نکتہ کے ہر سیاہی الف عالیہ مد یالیں قلم دھری غیرت سے چشم رہزن نگہبان حسن

رقم دھری رو کش خط سبز روضہ رضوان سے کیا کیا ہوں کس زبان سے بیان گردی عرض نامہ

کیا تھا غرور تازہ امر عشوہ و انداز کا کیسہ تھا جس میں ایک غمزہ کا نقش زر نگار

باعشوہ سکہ نیا کار رہتا تھا نظر آیا دکھلائی دیا کس خوشتر سے ہمیں سمجھ پر تک آیا

جس کے مرتبے سے ہمیں پہولا نہ سمایا الحمد عاشق والے عزیز سمجھ کر آغوش محبت میں لیا

المختصر عزیز جان تصور آنے ہاذ و رجائے بر بادہ ہمارا نہ شکدانہ لے دو کیا سمجھ و برائے

بجا لایا عرض للمن تا سمن باشد چمن مرہ نکو وار ایں کان نازک سے بدست

لیکھا ہے ہر میرا تحصیلات گیہا ران سے ہم محبی ضادہ گیا کونی نہ پژمردہ خارسلامت

نامہ نخر و ن نسیم ہمنی ہماری شگفتہ ہونے کو موسم بہاری سے ایسا تم کو یاد ہی جس کے

توقع کہاں کے میری کیفیتوں جر گیا ہوا باغبان نے ایسے گل تو سلقدم رواندہ

کو تاک سے لکھا تھا جو نیکبخت سے گلشن ہستی سے توڑ لیا لا در کیفیت حب سے کہا

انہیں پر رحم و ظلم حالت میں الٹے بھاری کا خار خیرت سے اولبھار ہا تھا جس کو بدون

سلیمانا داہی سیدالوی و بیر جمی اور دا ابر انخ وہی ویش مردہ خاطر کیا کیا کہوں

کیونکر شکایت کروں قدیم اسی کرائے روش ہی ہمیشہ سے اسکی رفتار کا بہر

ضروری بیان سنو پیدا دری اسی کا محفر دا وداد اور ہیر جمی بھر حدی ناخوص رحم ہی میاں

تیار دے نظر بنظر پہ نظر اکر رہے ہیں چمن نے جہی ہیگا اور سہزاران جانور۔ اپنی اپنی

بولیاں سب بولکر اڑ جائینگے حضرت ہاقی یہیں لیں در نہ ہونٹ ناک بالدمع العد

یہ میرا وسکی نا سے ہر گر شنعہ رہو۔ الغیا گہر بہ سہا امیان بعد مہ الثنا اشتا اسکمہ

الی وہ الشاہا ایلہ ادم اشتیاق شغل واقفی ہو اذر سرہ لینے رد معلم کیا لکانہ لمینن لبکین

یہ یا ہی بار ان ملہ تھا رہی جای لسعہا جالی اماضت کا بہ ہضم ہونا کیا بیتر رہے

جو نکال کر ہلو تو کاک گر رو زمعان بلیس نف قہ بی ہو گا بر حات کو دیکھ کر دم ایسے گہر دلمنی

ہاتھ میں ملا یا نہیں ہاتھ سے رکھا معاف و ذرے کچھ تیز ہی حسرا اسی بلکہ معرت

سر خاص اور باجرہ نسبت جو آپ نے لکھا ہے واضح دوستی سے اور آپ کی تشخص ہیں

دریں صورت ہم گریز کریں اور جیسا اصبا ہوتے جائیے سوم بفضلہ تعالیٰ ہم برادرم رشیم

اعلیٰ پاس ہوا اب اگر تو سوچو کیا کر حج کو جاؤ گے تو بمبئی اور مشاہد پاس بیچ کی کھلادیں۔ اور اگر ہم

خدا سے ایسے محتاج کیوں ہونے لگے ابھر لے تم نے سب سوال کیے ایک حرج

کیا سوچ کر کس کچھ مزاج میں ترش آ رہا چلا اب بھی فراموش خاطر ہیں بلکہ صرف

رمضان شریف کی وجہ سے لکھ بھیجا تھا خیر معاف کیجئے اور اب اے مہجان مہر طلعت

خورشید صورت شوق ملاقات اشتیاق تحریر سے افزوں ہیں تقریر سے بیرون

ہے نہ قلم کو طاقت نہ کاغذ ہر وسعت کیسے لکھی کیونکہ تحریر کرتا ہوں مجبوراً مدعا

نگار ہوں ناچار گنتا ہیں کیونکہ تمہارا کرتا ہاتھ جلے کو جلا رہے آتش افروختہ کو

بھڑکانا ہے کیوں صاحب نہ ہو بعد اس کے کہ منہ چھپانا ہے نسبت کو نہ دیا تھا یا کسی کو کھتا

تھا خفیف ایسے حال میں۔

جیسا کہ پانی کے برسا تب ہی کیا نجابت کی ہی خاصیت با مدہ بی مصلحت ہے

خالی تھا یا میرا پیر دیکھ لا دیا تھا کچھ تماشا شکوہ نہیں کچھ ہوتے گا نہیں ہے کہ

خوبی ہی نہ ہوئی صدی کے اسلوبی صاحب ہوش ہیں اور منہ دھو آج آنکھیں کھولو

ادھر دیکھو زملکر جان کا سبب ہے کمان نہ کھا کر منہ جانے کا موجب کا ہے

محبت اسے کا نام ہر مروت کا مہر کا نام ہی ہے ان صاحب تم سے اور یہ ستم

شعار ہو گئے تم اور آنکھ دیکھنے کے ایسے تم اور ادھر جہاں بھی تے ہی ہو گئی کچھ تو لو

بغداد کو جواب کے جیسے کہ کوئی خط بھی بھیجا جس دن سے سدھاری بھی کیے یا ہی

ہی کے نہ الواقعی ہم کو تمہی جو خط دیکھنے دیا کہ در حقیقت آج عزیز کی عزیز تر ہے

نہیں آج محبت کی است کو یا نہیں کرے بیان کے کا جا بیٹھتا ہی غنیمت سمجھا تھا

نیا نسے کہ منہ سے بولنے نکال جاتا تھا۔ ایسے کیسے خبر لی کے اب کیسے پا کر ہ

گلہ و ہی ہے پا ہمنے خیال کر نئے نئے ملاقا نہیں جانے کہ ہر النا کی نئی گفتگو میں ہے ہے

ساتھ شائستہ اور سر سامان صحت ہے اس سے کہ ہمایت تو نکو ہی کیسے ہماری
بھی یاد رہے بدلا مانگنی دیکھی کہیں ہماری تجھ کی نعمت کہنگی الله سے
تمہاری الٹی دال مہمانت خدمت الله اکبر تمہارا یہ طریقہ یہ مشہور معاملہ خدا
کی پناہ یہہ طریق کہاں سے سیکھا یہ شعر کہاں سے اڑایا بخدا اگر پہلے ہی معلوم ہوتا
تمہارے ساتھ ماہ تا حد کچھ فرق میں جانتے تمہارے عادات کو بھی اختیار کراتے
ہم ہی اس حالت قابل ہوتے سبحان الله شعر نجومی بھی پڑھا لکی گنجفہ سر لی بازی گیلز جر کر الله
ستروی لیعی بار چلتی اگر باگردلی کی نیک تا تے الغصا میری محبت اور مسافر نوازی یقینی رسید
سے سلطنت بہا نجھ کو انسانی مسلک طائفت ہوتی قیمت کو چاہیے ہی اور دریافت
فرمایا ہی بھلا یہ کی فرہے بات یا اس امر کی دریافت کی کچھ ضرورت ہے کہ کس منہ سے
مانگوں اور کس ہاتھ سے لکھوں کہیں کوئی اپنے محسن کے احسان سے فراموش ہو سکتا ہے
کوئی اپنی مسافر نوازی کی مسافر نما ہے لعوا سکتی ہے ذرہ آپ نہیں خوبی فرمایا ہے

اور جو آپ نے کہی اور ہاں درانشیاں گنانی کی قیمت اور ابھی ہیں کئی سے سوجا بجا بیچ رکھی ہیں جسکو
ایسے قیمت سے ادنی لکھا بھیجو حضرت آوی تو قیمت تب جو ہوا تمنے جو مسافر نوازی ہی جو
مسافر بیت میں نجیب مسافر کی حالت پر فرمائی تھی کچھ تو غور کیجئے اور دلینی جگہ دیجئے کہ کیسی قیمت ب
ارکھا وہی ہے اور کیونکر نہ کہ قسمت ہی کو لکھتے ہیں ہین تو وہی احسان مند ہی جن
جس کو احسان کسی دریا کی بیکنار میں نہلا کر اوبخشی تھی ہین تو وہی ساف ہو جس کی
انہی اپنی مسافر نوازی کے غریب لیتے قرار تھی دب میں کھٹھ لگائیں ہی لکو میرے قیمت
کی گر کرتے ہیں مری تو آنکھیں نیچی ہو گئیں سہار تو ہی ہیں تین اوٹھتا ادھر کو دیکھنا مجھی
ہی او نکی کیا مجال ہی تو کیا ہے اور یاد نہیں کیا ہی یاد دلایا لیکن خیانت میں نیتر تو کچھ
فرق نہ تھی تہ چیز تو کچھ اپنی منگائی تھی جس کو آپ نے قیمت سے لادی جسکو آپ نے کام نادر
خیر یہ گر مد مجھی کو روزانت آپ لکھتی یا فرمائیں بر منگالینی تو نیک قیمت مانگتا جو معلوم
ہوتے کچھ پہنچا بھی ہوا اسا کہی لینے جو چیر دی کہیں شکمدہ ظاہر کر اور ہر گنا ہی تحریر

فرماہی ہے اوس کی قیمت ہے جو اوس کی کام سے اور نیز اوس جرم کا قبول کرلیتا ہے
اونکی قیمت سے زیادہ جاتی اوسکی گا اور مسکر بہار الصعد کہتی ہیں کہ قیمت بوسہ کی
اور اسمیں تنگی نہیں ہوتی ہے اور یا سماز نہیں بلکہ گز گیا تھی جو پہلی آپ فرماتی ہیں اور
بعد میں قیمت بھیجتی ہیں افسوس ہے شوق مفاسدت کا جو میں حضرت اور اشتیاق دیدار کی جان
دیدار کی زیارت نہ ہو لیکن گئے جھی بدگمانی کیا یہ شعار ہے یعنی اونکے منہ میں خاک
بھر دی خاک دی کہیاں سو مراد ہے اسیہ گفتگو کی بعد اب میں سخن کو چلاتا ہوں
مدعا میں تھوڑا فرار ہے بن پڑا تا یہ امور ہیں باکمال ممکن نہیں و ایسا ہے میرا اور آپ کا
معاملہ بگڑا ہوا ہے کہ جو سالار اسے پہنچ نہیں آتا کیا نیکی تک آپ کے وہ تصویر کرتی ہی کتاب
نہیں دیکھی کیا ہیں آپکی لفلتھا اور آپکی محبت کا تحمل نہیں کیا بلکہ ایک عرصہ تک
کیا ایسا آفریں آپ کو مطلع کر لیا کہ آپ الٹی تکلیف نہ فرماتی ورنہ اسی بگاڑ
بلکہ کچھ اوسکا و بگاڑ ہو جائیگا فقط دیگر مہر مزاج ہے تو ان طفلی نہ گشت

کہو جس میں تمکو قطعہ الیٰ عضر سے بھیجا تھا اور امید گفتگو کرنے یا سنانے میں
گذشتنی چلا دو نہ ۔ یاد ریائیں گھوڑا مڑوں اسفل السافلین ولا قوۃ عزم مجھکو
محرم متر ہی اور نیز تمہارا مجھکو لکھنا خوب جھڑ جھاڑا در او کھاو کھاڑ ہوا کتا ہی ۔ واگر
ملنے والے اس کے لگا ہی ۔ انداکیدا از ہند واڑا مظفر نگر و فتح محمد ۔

نامہ نظم

میرے مخلص میرے لفضل فوہی میرے شفق میرے اشفاق فدا ہی ۔ گلزاری بعد از تسلیم کے
نگارش رہا ہم یہی ہوا تھا الٰہی غم کا ملا ۔ یکایک اکثر قاصد نے پکان
کر خط مجھ کو قاصد حواری ۔ ہوا نبی بیچ میں ہا ہی ۔ یکھ کر دین الٰہی حالت ار ز
میری ابار بار بکری غمخوار مناہ کیا تجھے اپنا فاشہ ۔ پھر اکھیا گر مجھ نے وہ نہ
کوئی یار ہی اور نہ مددگار کیا ہے کنارہ مجھ سے یکبار رہا اپنے شہر میرٹھ میں روانہ
گھر باہر نہیں میرا ٹھکانہ ۔ پھرو نہ ہو شہر ہونہ ہا ہم جان مجھکو میرزا اپنے ڈھونڈا صحرا میں تجھکو

جلا کرتی ہے نظر کر اے تو غمخوار ۔ ہو تف تونے ہی کیا میرا جگر فگار ۔ کرنا شفقت جان جانان

کیرا اپنا رفیق جان مانو نے ۔ تمہیں منصف الطی ایسی بات ہو ۔ وہ دل میں تو اپنی غور لاکر لو ۔

ہر صدمی ہجر کی کیونکر اٹھانا ۔ کہاں تک تک اسے تک اپنی بیاد ۔ وہ رات اپنی ہی تو اتنی ہیبت

جو دن نکلی تو ہی وہ ہی ساعت ۔ بہو وحشت کچھ ایسا تری غم میں ہم جرات اٹھا نہیں لگتا شہر میں

شہر او دہی نظر آیا مجھکو ۔ بہار باغ ہی ہی خار مجھکو ۔ تیری غم سے میرا دل گھائل رہے

تیری جانے سی دل ویران بنا ہی ۔ تمہاری الم جب آفر ہی یار ۔ غم کے سبب یہ خانہ برباد

سنبھالی رہنے نہیں قابو میں کو ۔ ذرہ مجھکو نہیں خطا میں لاتا ۔ لفر اگر ذرا اسکو سنبھالو

دیا ہی ہی یار اسی کو پالو ۔ بہت سے فاک اسکی ساتھ لگاؤ ۔ بہت نا زیبا لی دیکر

کہاں تک روئے وہی اپنی جان کو بیتی کہتے تک اسکی یار کو ۔

بصوبہ حال نہیں اپنی ہر ریش

غم میں جان ہر جگہ میں بین کی طرح تھا تصور سبی کو غمخوار سو نکلا دشمن جانی یہ ہو کار

کہانی کہ ہنوز ہات دلکی جتاونے ہے تیری لبی سے ناہر کہان دلبر حسرت تیری دیدار کی ھے
تنہائی سے تو دیدار کی ھے - کیا تو نے کا جتاوا - کر دو اب جلد اسکو سیر دیدار
اگر مطلوب تیری زندگی ہو - تو جلدی انکو لیکہ خبر لو - خدا کی واسطی طلب سے آؤ
اوسے دیدار کا شربت پلاؤ - اگر الفت تیری دیر گیر - تمہاری جانب سے حال ان غیر ہو گئی
حیرانی آگے خط میں لکھو اس وقت ہالک ہو تو تسکین ہو گئی - جب اب خط میں ہلپی آئیگا
زبون سمجھائیگا - ایسے کافر تمہاری لیے نظر ھے - ایسے کافر تمہاری ایک نظر ھے
تیننی خیر لگا ہی جس کی میقبی تیری زبان لگا ہی تو نکلی گا بلبع الہی منظور ہی سر خفا ہو
ھے نظر ہی اس پری جیا کو تم آؤ گے تو دینے کا حال اوس کا مفصل تب تیری آدمی لکی گا
مجھی تکلیف ہجے رہی ھے خدا ھی مالک جانتا ھی رشیدی وزکی غم سے میں معیشت
میں ہی ہاں بغیر اسی رفقا کی بیس رہ سکی ہاں میں جختم کرتا ہا افسانہ الم لازم نہیں انکو لانا
کنارے تک نے نطع تا نکلی کا خنجات رتعی نثر میں تھوڑا سا احوال بیری بجا عطر

خدا را سات انکے پسند ناپسند سے مطلع فرمانا موجب دلداری ہے ۔ ایک
جھگڑے سنتے ہو ۔ اور عجز ہونکے آج یہاں ہی التماس اسکی نسبت لالہ سنگھ صاحب
جو گئی و تحط العمہ منہ ارباب تسر لطیف اکثر اوقات آکی سرپرست ملاقاتی ہیں
مدعا دلی حالیہ کی تفکر کسی طرح جبوڑ کہتا رہا ادہر اب کوئی فرصت نہیں اور
مجھکو فرصت نہیں تہی مجبور ہو کر فرض خدا ہیں سبلے الغفور جان جو سے آپکو نہایت اور
مجھی بھر رخصت تھے خوب گاک کھلائی اور جاتے ہی بعض دالد کی ہماری بیبی یا
مفت دلی بیعہ امر کی سمجھکر خوب قرض منگوایا اور بس اتنا ہی گلچھرا اور
اوڑائی اور رحم اللہ صاحب نے بھی ملول نہ ہوکر عہد شکنی کا وعدہ کیا
السلے التماس علیکہ ہے پچھلی لفظیں ملا کر لئے گئے چنانچہ تذکرہ ہی چاہے
لفظ مند ہو گئے اور لیے والی قیصر بدستور کر رہا اور میاں منور دین
کہتا رہے جب انکا انتقال ہوا چیلتم تک نہ رہے اونکی تقدیرات تحفہ

گانی تذکرہ ان میاں فہمیں آوای یا جیسے ایذی کرتو ہر نانہ آس جیب نالو

معروض نمو ابیوز دے تپ سے تو بالی اونہوں زہر آنکھیں پیدا ہیں صورت جہانیں

عقد ہمیشہ کا سلسلہ چھوٹا وعدہ اوتاں گارستہ ٹوٹا جناب کتاب ہ گئی نگر قسم

جو نکلی یقینی کم نگر رہیں مندھن حاموشی ہار ہیو ستار کس ایک لکھ کرتی تو مشہور ھ

جیب ماں ای دہیں جنوں لب پہ دن نشانی جب گھٹے یا بوئی گھوری اور دیکھ

خو وقت لا یا جو انگی روضہ ہیں ازدوہ تھی گورگی اسند کا رسن را کیا خبر

ست ہی ہوش تا کس سگائیت ملی آنی بیت کچھ رد جہانگیر ایک شئی عرض چند

لعبانیں کا ہو بسی کچھ کمی پر قیفہ کیا تر اصدا کن سمجھ کر واقع ہیں کل شی

یرجع الی اصلہ ۔ اور شعر آنکہ مضاف ھی پرستار سلانیا ۔ پھر کار اگرچہ

نفعلانخدا شہر یار ۔ ایضاً ۔ ارشاد فرمایا اس مخلص یا پونٹری دے بعد

جنت پانیوں دے بدلے بیجی سے طلح تیر ادینی ہا حیثیت پالوش کیا بھیجو گویا

پاپوش کو سر چڑھایا مقوم کو جہاں سے لگایا اللہ تعالیٰ دشمن کو زیر پاپوش سر
رکھے سلامت رکھے ایضاً۔ خدارا جانب این مخلص نگاہی ساہی گر باشد
کاہی کاہی استغناثی مندرجہ تسلیم مزاج شریف میں نوبت آپکی صحت کا
خواہاں ہوں عریضہ ارسال کئے ہر ایک جواب سے محروم نہ معلوم کہ
وجہ بے مغفو منایت ہنوز شد خوان خط از بزرگان ہا قدیمی دستعد ہو
مجھہ پر مخفی نہیں حضرت غور کیجئے جب کسی سے رابطہ تھوڑا ہی منظور
رہا نہیں پاتے چہ جائیکہ قرابت اور آپ ہی تو آزون آپکی طبیعت کو
نخستین حسینے لطلاق دس کو کہتے ہیں ہر دو کو ہر اسکی معنی ہیں مرحبا جزا
کہ اسے الٰہی سے یہ بجز بروالہی اور کچہ راسرالہی سے ہو لحاظات نیف ای
اور فراموش نکاری ہوش کرو غور سے سوچو یہ زمانہ ناپائیدار ہو دنیا جاب
دالدھر ہر لحظہ ہر ساعت ہر دم دگرگون متعسواضل عالم۔ کیا کرون

کہ سکے کیوں ہیں اپنی ذات سے مجبور ہوں کہ شغل نہیں کر سکتا ہوں ہر دم اضطراب
ہے ہر گھڑی التہاب ہے انکی طرف سے کہاں سے لاؤں آپکی طبیعت کیونکر
اختیار کر دیں اگر سابق سے معلوم ہوتا خود ہی خاموش رہتا ہر چند چاہتا ہوں کے
دفتر لکھوں سو طرح بناؤں قلم روسیاہ کاغذ کوتاہ دیکھکر تحیر ہوتی ہے خدا جے کیفیہ
نیکاری مثل حجاب کے منقطع ہوا کرو بین المکتوب نصف الملاقات سے تصور کرتے
مقیدور رہا تھی نامہ تحریر ہوا کر دوزی آپ سے اور عقلیت ہیں ہوتے
اور شکایت کی تو یار و کے اکثر وقت سے عدیم الفرصتی زیادہ شکایت
کرمانی ہے - اگر بہر حال رہا تو بہت سے بہتر بسم اللہ آئینہ پر منحصر الیف نامہ آیا
گویا عیسیٰ کا اثر تم سے افسردہ میں حیا آیا یا آورد حال ہاں سے کا غنایتہ خدمت
اسکے بیان سے قریب ہے اور جمع صاحبان گزشتگان عزیز کرمت نامہ لکھا
تھا گویا اعجاز مسیحائی تھا ایسے اوائل سے قید میں خلقہ گر دیدہ دار فرصت جان کو

عشرت بوقلمون حاصل تھے جب کھے کر پڑھا سجدہ شکرانہ بجا لایا الشراح المضاعف

حاصل ہوئی الله تعالے اس یار اولی کو ہمیشہ اسی طرح ضمیر بہجت تغیر منشرح رکھے

مضمون اور خوشنویس بات ہیں جو ایا ان بجا دھر آپکا فدات حسن اخلاق عیاں

هی الیسے کو ہجو۔ ملیح جو متنا کرکے کہتے ہیں ہر ایک فقرہ ہیں نکلے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو

اب یہ کلمات کیوں تحریر کرتے۔ جر جو فقرہ لکھا هی نقش کالحجر هی کم نہیں حضرت خود

کردہ رہ جواجب میست حقیقت ہیں بجا آوری زبان عدم زبیان جواب میں تحریر ہوا

غنبت نشکایت ہی مرکب نشکایت کے الانسان مرکب من الخطا والنسیان مؤثر کلامات

کبھی ہر ابتدا طاقت نہ ہمکو جواب کی الفہام ملازم جانی۔ عدم شرم کت میں کا چکہ

در حقیقت راست اور درست هی واقع ہیں ملازمت اکثر نے نہیں اور کارہ

بار دنیا دھی اس سے انفصال اور صبح ہیں خود گرگون ہوکر محاورت کا خوہاں

ہیں آپ نے بابت خوبی مستعد برابر سمجھیں کا مضمون جو مندرجہ صحیفہ کرتے ہیں عزت

ولانے اور سربند کرنے رکھے جانے نہیں اگر دستی بات ہوتا تو یہ امر الحال سے ممکن نہ ہوا اگر
ظہور صدر ہوتا کیونکہ محبت کو خود غور کیجئے مراد میں خود عیاں ہوتے چلے جائینگے۔ اور حقیقت میں
ظاہر ہو گئے ہیں خود ایسا نادان نہیں ہوں جو مضمون خط نہ سمجھوں اگر سارا اگلی تحریر
ہماری قصور ہو معاف رکھا خود سارا ہوش ہے بلکہ خود متاسف ہوں خصوص آپکی شادی کے
جلسے سے محروم رہنا منظور ہے اب تک آیا کیجئے عطیات عنایت نامہ میں یا چاہت کی حالت کو
مینجا ہے سہرا اور پان خانہ کی گوشہ خط میں جگہ وہی گشت خانہ اتصال ہوگا ہم مردان
کی نسبت جیسے آپ نے استعمال کی ہیں اور ہمارا اصل خیال نو ہی ہے ہم تو خود ماتمی اور
قائم خاندان میں در حقیقت والے لوگ صاحب کوئی نام حقیقت اگر حیات باقی رہی پھر بھی
دیکھی جائے گی کچھ سر پر موقوف نہیں معانقہ جسمانی وقت وانگی لاہور ضرور ہو جائے
غفلت لیس سماوی سایہ ہم نیاز مندوں کی ملنے سے طبیعت گھبرا رہی ہے اور سابق
ہر ایک ترسیل جواب سے نام میں تحریر ہوتا چاہئیں ہر وقت تشریف آوری سے

بہلا مطلع کہاں لایا جاتی تعجب ہے تقریب شرکت سمجھائی اور اتنی سمجھا ہو نہاں کی
سے مہر فقط انا اتنا ہو بیٹھی لسنہ بند لعاس یا میر میراتی ہر قسم او کھ نہیں سکتی
کہاں تک لکھوں تا کجا عرض کروں نہ رسالہ رفتن نہ روی ماندن وار والی غفلت میں
خوب ہے بہلانا حروف بٹھا دینا باقی تھا کچھ ہی سکیں سے موجبی خاطر ہوئی تو یہ ہے مطلع بعضے ظرف سے
اشک دلی پہنچی غنیمت ہے ہی خدا آپ کو اور جمیع متعلقان کو خوش و خرم رکھے اگر عمر لیف ہے
تشریف لاوی گئے میرے سرا اور آنکھوں پر امید جو تشریف لانے اور مشتاق دیدار کو محفوظ
فرمائیں خانہ اور جمیع تابعین ندوں کا حال گوش گزار کرنا باب نہیں اگر اگر ہوتا ضرور مطلع کرتی ان شاء اللہ
تعالیٰ کس طرح کی تکلیف ہو گی میں فالو ہی سے آپکی ارسال خطا جاہی سے پہونچا دے
نہ ہو گا اطمینان رکھیں اور تفکر خاطر کو باز دید تحریر دمعاملہ چاہی عوض کچھ نہ یا کی
نہ رنج اور غم نسبت روز بیقراری و اضطراری سے تو خستہ فرسے ہو جاتی ہو ہر چند ہمہ تن ہے
مطلق خیال نہیں اگر اوقات گزرے گریہ زاری اور بہانہ بڑا ہے سو بہانی اندر

ہر بشکل کس قدر کھایا جاتا تھی کیا کروں سے ایک جان ہر روز ایک دو پہر تک

اگر کھانا نہ کھایا جاوی تو بھی جیا ہیں اور اگر وہ سر کی پیمانہ سے کم ہیں تو بھی سر گردو ہیں

اب جس طرح ارشاد ہوا تھا کہ جانثار ہمارے تمہی ہو رجب الیٰ سعو جاتی تو ہم آ تشریف

لاوینگے تو نور چشمی کو بھی جس طرح ممکن ہو ہمراہ لینے آئینگے بہ نیاز لیست میں بہوض منت سے

بابان اور لعل صاحب سنگرسار ہوں گے میرا حال عبد اللطیف کی زبانی صدگونہ گذار ہوا اور ان کی

عنایت کی بابت بھی میرا ارادہ خود تابع وقت رہ دیگر الا حسب کی ہو ارسال خطوط اکثر

پشت تاکید اتاکید تھی مگر گرنی خیال رکھتا تھی ہم دوست آنکھ دیکھے آشنا سب سے

اکثر تحریر ہی اول نہیں بر منحصر ہی سلف سے بھی ہیمبر چہ اسکی چندان شفقت نہیں سہ یا سلام

عرض کر دیکھی اور ہر عیاری ہی اونکو حضور نشاد کی ہو لطف رجب لب لاہور سے تشریف

لاوینگی ارسال خدمت سے ہو نہ آپکی مطمئن رہیں خط مخدومی مکرمی جناب منشی کرم قادر صاحب باک

صاحب دام ظلکم۔ مخدوم حال کے ملاحظہ ہی گذرا تاک گوشی بار تر و تیسں جو لکھا جاتا ہان

جواب خط سے محفوظ فرمایا مگر باعث ملالت کا ہوگا اور ملالی کار ہو مضمر دہان

تا مہاجرت جانکاہ انجام کردی جسمیں عیاں کہ صحبت میں آداب للقیام ہمیں بھولا دیا صاحب

ہم تمہیں یاد کرتے ہیں ای مظہر مہربانی سلامت کچھ آنسو میری بہہ بھی جاتے ہیں اگر

لطف سے تم اپنی سادہ دیت تحریر رکھو تعجب ہے کہ عریضہ جو مقام کا سکنہ ارسال

خدمت کیا تھا باوجہ آنکہ آتا لیکن ہنوز جواب سے محروم ہوں لطف الطاف تر دامن پر غبار کیوں

نہ ہوں اگر خط میری جانب سے تحریر فرمائیں کہ نگوں ہوئی اور جو آپکی جانب سے ہے

آنکھوں کو اس محبت سے ہوں ہر چند جانتا ہوں کہ عدم الفرصتی مانع تحریر جواب ہوگی مگر

تاکہ سر الفت کے نہالی دل اثر ہو نہیں سکتی، حال دل کو تری اسے خرید ہو نہیں سکتا۔

کیونکہ کثیر محبت اور جوش دلی عریضہ سے پیدا ہوتی ہے عدیم الفرصتی تحریر جواب

فرصت فرصت ہے کار و بار دنیا سے بھی فراغ حاصل ہوتا ہے جسمیں تحریر ہمارا ہماری

محبت کا خدا شاہد حال ہے حضرت امہات درصدہے مگر گذشتہ را صلوت اور آئندہ را

الغیاث مضمون کو جو غور کرتے ہیں اور سوچتے ہیں تو بے اختیار تحریر دفتر شکایت کو
جی چاہتا ہے محض ناگوار خاطری کے باعث مجبور ہوتے ہیں آہم غنیمت سے کم ہیں تو وہی ہوں
اور کفِ افسوس ملتے بہتر ہے ہم میاں چلے آئے اور وطن غیر کو راحت پہونچائیں سے
صحیفہ عنایت جو نے برکت نامہ کی ہے دیدہ گہ برسر نہادم - ملتجائے داماں کو زنشر دست
بستہ بجا آوری ہے لیکن منظور مدعا ہوں کرتا دم تحریر عریضہ ہذا خیریت ہے اور نوید صحت سے
مزاج مبارک شافی مطلق سے ملتجی عافیت نامہ انتظار ہے صحت افزائی خاطر ہوا یہ معالجہ
الٰہی مرتب ہو بغرض خاطر نویسی تحریر و تقریر سے میرا الحمد سبحانہ شافی مطلق نے
اپنی قدرت کاملہ سے گوشہ صحت عطا فرمائی گو کہ شکر بجا لایا در حقیقت سے اس نعمت
کرتے نہیں یکتر بار - یہ ہولی لحہ ہم کس امیدوار ہیں آیا درست آئیہ پیر جراب الطبیب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا برادی علی زنے سخت بجز امیر الرجعہ الکالبی تملی نیکے
تمام نعمت ہو گا برلانہ جیجا کرتے دعا کم ہا نسع جسمانی حق شرف فرمائی اور خوش و خرم بجا ملت

وصلت حضور کی صبح کسے ایضاً سے جلد بجواب حوالہ ای نامہ تحفہ انتساب انتظار نہیں
ہمیشہ خوش رہو ترقی مقاصد کی لوٹ لا میسی ہو بار بر کر تشریف لیکر گویا تشریف کی ہمراہ
خطوط کتب بھی تشریف پر ہو گیا اور خط و خبیث ثابت کی خطوط بھیج لیکر غائب
نامی لکھی سبحان اللہ جزاک اللہ کہ چونکہ میری عدیم الفرصتی فاقہ تو آپ کو
خوب اظہر تھا اگر نہ ہوتا بیشک قاصر تھا کیونکہ جس آپکی ایسا کام کون دلا ہی جو یاد کیا
آپکی محبت محبت اور الفت ہے جس کا دار شکریہ ممکن نہیں الہی ممنون ہوں کیوں نہ حب
مجھ یگانگت بھی ہے کیونکہ غائب گئے تھے ہوتے ہیں تو مجھ یہ تھا علیحدہ گردانی
بے لطف ہے دل تنگ اور غمخوار ہی کی نیکی جو ہار عرضیہ کا شکر اور ازالہ مری
عیلا میں کیوں مطمئن ہوں اور کس طرح طبیعت سے ہوا اور ہر کو دیکھو وہ اگر متبعد ہو جو لاہی
جو کچھ تو بولا اور جس قدر مجبور تھا کہ آپ کی تشریف نہیں آئی کیونکہ وقت کی گر غیر ہو چار روز
زیارت نصیب ہوئی آپ نے الٹے تشریف لا فوریت نگر خبر لی تشریف مردہ نگر ہم کون تھے

جو خیال رکھتے اگر اس عریضہ کو دیکھکر خیال نفس تو جواب عنایت فرمائی علی عنایت ہوگی

الغضا بہای نعمت خان دکا پکار ہوئی گر بجہ ملتمس بھجن کر بیان بقضاے انرد دیگا

انسان سے تا ہوتیت ہمی اور صحت جمیع صاحبان جامع المقر طریت خواہان - قطعہ

نیاز نامہ مشتمل استفسار خیر و عافیت و جواب مع الخیر بیان خدمت والا کیا گیا تھا

واثر دن بجت نامائم تا ہنوز صحا امردسی محروم ہوں فی الواقع جناب سے شاکر

ہونا محض گستاخی ہی بجز دان دو بن مقدار کیا تصور اون جاں اضطراب دل ام

مہنہ دریاں نفکر یہیں مشروط ہونا چاہی نہ گویم مشنور دگر نہ گویم مشکل مصدق

اپنی ہی بجا اگر تھی مرشح کا حال سادی معلوم ہوتا مغرور جناب کا سیاسی باد

عمیش لاناچار المتاحی للازہر کی کہکار دل کو سمجھا نا ابتک ہے مکرر عریضہ ارسال خدمت ہے

امید ہی جواب جلد اور حلیہ مضطرب کو راحت پہونچائے

عدالت کا غذات رقعہ دوست للہ جواہر سنگھ

مطلب یہ ہے کہ مبلغ پچاس روپیہ نصف جسکے مبلغ پچیس روپیہ ہوتے ہیں اس وقت

ضرورت ہے انشاء اللہ موصوفی صدر روپیہ بہ آرزی حسب عند الطلب ادا کرونگا

بقلم فیاض الحق ۲۰ نومبر ۱۸۸۰ سنہ عیسوی دیگر ۔ مکرر سیٹھ جی صاحب کہ بعد گزارش مطلب

یہ ہے کہ ہم کو ضرورت ہے کہ اس واسطے بھیجتا ہوں مبلغ دو صد روپیہ عنایت ہوں کل انشاء اللہ

کسی وقت معلوم ہو اور روپیہ ... کی حسب سے بھیجونگا کچھ عذر نہ ہوگا ۔ بقلم ریاض الدین لغایہ

دستاویزات

تمسک منکہ اشرف علی ولد نجف علی میرٹھ کا ہوں جو کہ

مبلغ پچاس روپیہ نصف جسکے پچیس روپیہ ہوتے ہیں لالہ کالیان سنگھ خلف لالہ ... سنگھ

قوم جین ساکن میرٹھ سے قرض لیکر تحت تصرف اپنے میں لایا اقرار یہ ہے

کہ بابت مبلغ مذکور مع سود ایک روپیہ فیصدی آٹھ ادا کرونگا اور جو روپیہ

ادا ہو اسکی رسید پشت تمسک کے لکھا ہوگا بدون رسید ... تمسک

الراقم اشرف علی بقلم خود

گواہ شد ... بقلم خود

گواہ شد محمد اسحاق

دعوی و حصہ ناجائز ہوگا۔ لہذا یہ تمسک لکھا یا کہ سند ہو تحریر ۳۰ دسمبر ۱۸۸۰

۵ پیر مبلغ ایک سو پچاس روپیہ نصف جسکے پچھتر روپے ہوتے ہیں لالہ

گلاب سنگھ خلف ہرسنگھ صاحب سے قرض لئے ہیں اقرار یہ ہے کہ مبلغ مذکورہ

معہ سود فی صدی ۱۲ روپیہ کے جس ساکھ ادا کردونگا۔ اور جو روپیہ بابت لکھائی

تمسک کے لکھنے میں صرف ہوگا۔ اور اطمینان دلانے کو واسطے ایک مکان سکونتی اپنا

جس کی حدود ذیل ہیں تمسک ہذا میں رہن اور مستغرق کیا یا ادائے کل مبلغ

مذکورہ کے مکان مستغرقہ کو کسی جگہ بیع وہبہ اور منتقل وغیرہ نہ کرونگا اگر

کرونگا تو ناجائز ہوگا۔ اسلئے یہ چند کلمے تمسک کے لکھدیا کہ سند ہو تحریر ۱۹ مارچ ۱۸۸۰

کرایہ نامہ

منکہ حسام الدین ولد نفع الدین میرٹھ کا ہوں جو کہ ایک

منزل مکان محلہ شاہ گھاٹ خیمتی شہر میرٹھ واقع محلہ کرنیل یوسف علی

العبد حسام الدین

یعقوب علی سے پانچ ہزار روپیہ ماہوار کرایہ پر لیا ہے اقرار ہے کہ کرایہ
مقررہ کو ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا اور جس ماہ میں کرایہ ادا نہ ہوگا
دوسرے ماہ میں کہ بلا عذر ادا کر دونگا اور کرایہ نامہ کی پشت پر
لکھتا رہونگا۔ بدون تحریر کرایہ نامہ کی پشت کے وصول ناجائز ہوگا
اور مکان دار کو جب مکان خالی کرانا منظور ہو پندرہ روز پیشتر اطلاع دے
اور مرمت شکست کرایہ دار کے متعلق ہوگی اس لئے یہ کرایہ نامہ
لکھدیا کہ سند ہو تحریر یکم مئی ۱۸۸۰

رہن نامہ منکہ معین الدین ولد وحید الدین ساکن میرٹھ کا ہوں جو کہ
ایک منزل مکان پختہ بست ویکم محلہ کہ مقبوضہ اپنا واقع محلہ نو کرہ
مسنوی شہر میرٹھ بوجہ ضرورت خانگی بدست لالہ بختاور سنگھ خلف لالہ
امرت سنگھ رئیس میرٹھ بعوض مبلغ پانسو روپیہ نصف جن کے

۵ سو پچاس روپیہ مجھ نے بلیس رہن کیا بغیر گرو رکھا اور زمین یکمشت میں نے پا لیا
اور مکان مرہونہ پر قابض کیا یا راہن کو اختیار جیسے چاہے کرایہ کر دے
اور بالعوض مسود کی کرایہ لیتا رہے اور شکست ریخت فی مہر اگر
راہن کیا تو وقت صوالے روپیہ کی اسی کا روپیہ میں مجرا دیا سے
یہ رہن نامہ لکھدیا کہ سند ہو - ۳۰ نومبر ۱۸۸ ء

رہن نامہ جائداد - اقرار کرتا ہوں میں کہ عاشق علی ولد معشوق علی ساکن میرٹھ
اور اسی وجہ کی مہر ہملی جات موازی ۵ بگہ اراضی واقع شہر میرٹھ بیرون
دروازہ شاہ پیر محلہ محدود ذیل جو ملکیت اپنی بنشرا کت غیر
ھر اور مقبوضہ قابض واقع ہوں اب اسکی ہیجہ دینا سے عقار
و دو تر حواس خمسہ اپنے کے مہ وافقات خارجہ دولعوی مرا تق
وار شبجار تمر وغیرہ منیتم بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ

عبد الکریم [illegible]

عاشق علی

محمد منظور

کی نصف جسکی مبلغ پانسو روپیہ ہوتے ہیں پاس لالہ چمنی لال ولد سری لال

کے ساکن میرٹھ رہن کی اور گروی رکھی اور زر رہن یکمشت لے لیا اقرار اسکا ہے

کہ میعاد رہن میں کوئی مجھکو تعلق نہیں ہے جب چاہونگا زر فک الرہن کرالونگا اور

جو کچھ نوان لشیب پر صرف کرا دونگا ادائی بلا زر رہن کی مجھکو دی

بیگم انتقال کا اختیار نہ ہوگا۔ لہذا یہ رہن نامہ لکھدیا کہ سند ہو۔

تحریر یکم جون ۱۸۸۰ء

تفصیل حدود اربعہ

مشرقی	غربی	جنوبی	شمالی
چاہ عالیہ الٰہ	مکان سوچ چند	باغ قمر خان	شارع عام

رجسٹری یہ دستاویز دفتر سب رجسٹرار میرٹھ میں وقت ۱۱ بجے دن کے

باریخ ۲۸ اکتوبر ۱۸۸۰ء روز دوشنبہ پیش ہوئی عاشق علی دستخط سب رجسٹرار

حاضر ہو کر اقرار تحریر دستاویز ہذا اور حصول پانسو زر رہن کا کیا مسمی

عاشق علی ولد معشوق علی ساکن میرٹھ نے بالمواجہ گواہان ذیل کیا

گواہ شد [illegible] لال ولد [illegible]

گواہ شد محمد عالم علی

گواہ شد عبد الحکیم

دستخط سب رجسٹرار   العبد عاشق علی   گواہ شد ظہور الحسن   گواہ شد امداد الحسن

اس دستاویز کی رجسٹری رجسٹر نمبر ۱ صفحہ ۵۶ جلد ۱ میں کی گئی ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ع
دستخط سب رجسٹرار

بیعنامہ گاؤں کی اور معتبر کرتا ہوں میں شیخ محمد قادر ولد مصدق حسین ساکن

میرٹھ محلہ ... ہوں کہ جو کہ تمامی موضع مصطفیٰ آباد تحصیل و ضلع میرٹھ

محدود ذیل موروثی ہیں وہ ... خارج جمع ... ملکیت مقبوضہ اپنا جس پر

اب تک کوئی اور ... ہوں اب بحالت صحت ... اپنی

کو بطوع رغبت اپنی بلا اکراہ ... پانچ آنہ ...

جس پر ... مستغرق ... رسائی ... قطعہ ... وغیرہ ...

آبادی اس و غیر آبادی ... قسم ... ہے کی قیمت کو دو

اس جس کو پانچ ہزار روپیہ ... ہوتے ہیں ... اس ...

خلف لالہ ... ساکن قوم ... شہر میرٹھ ...

فروخت کیا روپیہ صوبہ پاکر معلوم مبیعہ پر شاب اپنے قابض و دخیل کرا دیا

لھذا اقرار کرتا ہوں کہ اور میری ورثا کو موضع مبیعہ پر کسی طرح کا استحقاق نہیں ہے اور بحالت

مستحق ہونے موضع مبیعہ کسی جائداد میں اور سکی ذمہ دار کہ زر ثمن سے خلق ہوں

شاید اسواسطے یہ چند کلمے بطریق قرار کرکے یہ بیعنامہ لکھدیا ہے کہ سند ہو۔

تفصیل حدود اربعہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
موضع عبدالجبار پور	موضع کلیان پور	موضع نور پور	موضع کنعان پور

تصدیق عدالت بموجب حکم مرجوعہ نمبر ۔۔۔ واسطے فائیل نمبر ۔۔۔ بابت ۔۔۔ روبرو ہو

بحالت اسکی اشتہار منہدرجہ کاغذات پٹواری اور کاغذات قانونگوی ہے

کیا گیا دستخط الوالبیع سیلہ اتر ۔۔۔ موضع مصطفی آباد کرتا

دستخط حاکم

ساکن میرٹھ نے بمواجہہ گواہان ذیل تصدیق کیا ہے

دستخط سب رجسٹرار — العبد عاشق علی — ظہور الحسن گواہ شد — امداد الحسن گواہ شد

اس دستاویز کی رجسٹری رجسٹر نمبر ۱ صفحہ ۱۷۲ جلد ۵۶ میں کی گئی ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۸۸۵

دستخط سب رجسٹرار

بیعنامہ گاؤں اقرار ہم عنبر کنز بانو بنت محمد خان ولد محمد مصطفیٰ خان ساکن میرٹھ

این کہ چونکہ ہم بیگم موضع مصطفیٰ آباد تحصیل ضلع میرٹھ محدودہ ذیل

مع منزارعان و باغات و خارج داخلی و جملہ کہ مقبوضہ اپنا جب تک مالک اور

قابض ہیں اب بحالت صحت عقل و درستی حواس خمسہ اپنی برضا و رغبت

اپنی بلا اکراہ و اجبار کسی کے پانچ آنہ از ۲۰ بسوہ مع جمیع حدود و حقوق و لواحق و

مرافق داخلی و خارجی و شکار مثمر و غیر مثمر و جالی وغیرہ آبادی و غیر آبادی قسیم متفق بلا

مبلغ دس ہزار روپیہ کہ آدھی جس کے پانچ ہزار روپیہ ہوتے

ہیں بعوض بدست لالہ مہر سنگھ خلف لالہ کیسر سنگھ ساکن بہادر

چہارم روپیہ کم کی نگاہ اس لئے پٹہ و قبولیت لکھدیا کہ سند ہو۔

گمنامہ کاغذ منکہ بلاس رائے خلف ہلاس رائے ساکن میرٹھ کا ہوں جو کہ
ایک دستاویز دو سو پچاس کی اسمی وحید الدین و حمید الدین کی میرے پاس سے گم
ہوگئی ہے چنانچہ رپورٹ تھانے کی بھیجی ہے جس وقت مجھکو ملی گئی تو وحید الدین
مذکور کو واپس دونگا رسید و شاہ و ہرا ہی واپس لیلونگا لہذا گمنامہ لکھدیا کہ سند ہو تحریر ۸ ستمبر ۸۰ء

اہانت نامہ ۔ منکہ محبوب علی ساکن میرٹھ کا ہوں
جو کہ دس عدد کتابیں اشرف علی نے مجھکو اٹھا دی ہیں جس وقت مجھ سے
واپس لیجائیں مجھکو دینے میں اہانت سے عذر نہ ہوگا۔ لہذا یہ رسید لکھدی کہ سند ہو
تحریر بتاریخ ۶ ستمبر ۱۸۸۰ء

فارغ خطی

منکہ غلام نبی میرٹھ کا ہوں
جو کہ میری زوجہ میرا نام مانے کر گئی ہے اور ہر چند سمجھایا گیا مگر

نہیں مانتے لھذا اس کا مہر شرعی اسکے نان نفقہ کی عیوض میں اسکو دیکر
دست بردار ہوا اس کو اختیار ہے کہ جو چاہے کرے یہ فارغخطی لکھدی
کہ سند ہو تحریر بتاریخ نہم نومبر ۱۸۸۰ء

عاقنامہ

منکہ امیر علی میرٹھ کا ہوں

کہ ہمارا بیٹا اپنی زوجہ سے بباعث اطوار ناشائستہ ناراض ہوکر لھذا
میں نے اسکو عاق کیا اور وراثت سے محروم الارث کردیا کہ بیوہ و خا
نگی میں سے اسکو ایک حبہ کی نہ پہنچے اسی واسطے یہ عاقنامہ لکھدیا کہ سند ہو تحریر بتاریخ
۴ مئی ۱۸۸۰ء

طلاق نامہ

موجب یکہ دستی سوال اور بایں نوعیت اس بات کا یہ عرض ہے مسمات
نور عزیز بیگم ماں سے میرا عقد ہوا تھا دیوے وہ میں اسکو طلاق کیا
اور مہر شرعی ادا سکے حوالہ کردیا بعد انقضاء ایام عدت کے
جس سے چاہے نکاح کرے مجھ کو منظور ہے نہیں لھذا یہ طلاق نامہ

لکھدیا کہ سند ہو
تحریر بتاریخ سنہ ۱۸ء

ہبہ نامہ بلاعوض. منکہ منظور حسین میرٹھ کا ہوں جو کہ ایک منزلہ مکان ہزار روپیہ کا جو اپنی ملکیت میں سے اپنی خوشی سے مہر دان علی کو ہبہ کر دیا ہو بخشا اور قبضہ مالکانہ کرا دیا اب مجھ کو دوسرے درثا کو اوس مکان سے کچھ تعلق نہیں لھذا یہ ہبہ نامہ لکھدیا کہ سند ہو

ہبہ نامہ بالعوض. منکہ مستقیم خان میرٹھ کا ہوں جو کہ ایک باغ اپنا بصحت حواس خمسہ اپنی کی میں غیاث الدین کو بالعوض ایک انگشتری طلائی کے ہبہ کر دیا اب ہمکو اور ہمارے قایمقاموں کو کسیطرح کا تعلق نہیں رہا اسی واسطے یہ ہبہ نامہ بالعوض لکھدیا کہ سند ہو.
تحریر بتاریخ سنہ ۱۸۸۰ء

استفتا. کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین اس بارہ میں

کہ ایک عورت ہے اور اسکی لڑکی برضامندی اختیار کرے زمانہ زید عمرو کو حکم خود

بلا بلا یا اور لڑکی ہندہ کو زید نکاح عمرو کا ہندہ سے شرعا درست ہے یا نہیں بینوا و تو

جربا تحریر بتاریخ ۱۸۸۰ء

مختارنامہ منکہ فہیم الدین ولد عظیم الدین میرٹھ کا ہوں

جو کہ میری اکثر مقدمات محکمہ جات وغیرہ میں دائر رہتے ہیں اور بحالت

بباعث آمد ورفت کے وقت ہوتا ہے لہذا میں اپنی طرف سے شیخ عماد الدین

کو مختار عام مقرر کرکے اقرار کرتا ہوں کہ شیخ مذکور میری طرف سے مقدمات

مذکورہ میں جو کچھ پیروی اور جوابدہی کرے وہ سب ساختہ پرداختہ مختار مذکور

شمار کو وہ بدالت خود کے قبول اور منظور ہے اسلئے یہ مختارنامہ لکھدیا کہ

سند ہو تحریر بتاریخ یکم اگست ۱۸۸۰ء

فیصلہ پنچائت فیصلہ پنچایت مراد مولوی بدالدین بنے متولی فریقین

جو کہ خادم حسین و عالم حسین نے مجھکو اپنا پنچ واسطے تصفیہ تنازعہ ملکیت موروثی

اور مکانات اور باغات سرکہ واقع شہر میرٹھ مقرر کیا چنانچہ بعد معاینہ کاغذات

پٹواری و تخمینہ قیمت مکانات معہ نقد مبلغ پچیس ہزار روپیہ تفصیل ذیل علیحدہ ہوگا۔

نمبر	مکانات و جائداد	تخمینہ قیمت	حصہ
۱	مکانات پختہ منزلہ	۱۵ ہزار	نصف حصہ
۲	مکانات پچاس منزلہ	۴۰ ہزار	سہ حصہ
۳	باغات پختہ قطعہ	۱۲ ہزار	چہارم حصہ
۴	اراضی پندرہ بیگہ	۳۰ ہزار	نصف حصہ

اور زر نقدی سب سارے نے تقسیم کرلیا ہے اب کسی طرح کا باہمی تنازعہ نہیں اسی لئے

یہ فیصلہ پنچایت لکھدیا ہے تاکہ سند ہو۔ تحریر بتاریخ ۱۱۔ اگست ۱۸۸۰ء

العبد العبد گواہ گواہ

غلام حسین عالم حسین عابد علی عابد علی

اور یہ فیصلہ کی نقل تو نکو دی گئی العبد

اقبال الدین

نالشات عدالت

منکہ محمود خان ولد مسعود خان میرٹھ کا ہوں

جو ہار ہیں اپنی طرف سے اس کا نگہبان مختار عدالت کو مقدمہ دنگہ فساد شریف خان ولد حنیف خان ساکن میرٹھ کو اپنا قائم مقام مقرر کیا لہذا میری طرف مختار مذکور جو کچھ سوال و جواب اور پیروی سب کی تب بھی پرداختہ مثل خود ہائے فاضی کے فیصلے اور منظور ہے اس لئے یہ مختار نامہ لکھ دیا سنہ ۱۹۰۵ اگست ۱۸۸۰

میں مسعود خان اقرار کرتا ہوں کہ بعوض مختار نامہ تا دعلم و یقین میری صحیح اور درست ہے

العبد
مسعود خان

عرضی دعویٰ فوجداری جو حاکم کی عدالت میں دائر کیا جاتا ہے

[illegible]	[illegible]	نام مدعی	نام مدعا علیہ	قسم مقدمہ	علاقہ جرم
میرٹھ [illegible] ضلع	[illegible]	محمود خان ولد مسعود خان ساکن میرٹھ	شریف خان ولد حنیف خان ساکن میرٹھ	[illegible]	[illegible]

غریب پرور سلامت حسب استغاثہ یہ ہے کہ مسمیان شریف خان و لطیف خان پسران لطیف خان نے فردی کی تعمیر کرائی دیوار پر جو ان شکستہ اور مرمت طلب تھی ڈنگ فار کر کے دیوار مذکور کو گرا دیا اور ضرب لاٹھی کا سر پر جو دی چونکہ فردی زیر دستہ اور مدعا علیہم زبردست ہیں نہایت مقابلہ میں مجبور رپورٹ کہ امن گسترانی کی جائے تحفظاً ضابطہ ہر کسی کو عاید علیہم کا تدارک فرمایا جاوے فردی محمود خان ولد مسعود خان ساکن میر کلا گشت ۱۸۸۰
حکم حاکم جو عرض دعوی صادر ہوا۔
حکم ہوا کہ غور کیا اور بنا بر تحقیقات ساپائی انسپکٹر پولیس کی بہجر جاوے اور محمود خان کو سنا پر بیٹھ بچا یا دی اور مدعا علیہم پر کم ضمن جاری ہے المرقوم ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۸۰ء تحصیلدار کا تحقیقات لیکر بر سر موقعہ محمود خان نے جو دیوار تعمیر یا مرمت کرائی شہر گاہ گرنی ہی اور باہم ڈنگ فار ہو نیکر کیا جو موجود اعمال خلاصہ یہ ہے دیوار جبراً باہم محمود خان کی جو محض بر بادی کی گئی اسی شریف خان و لطیف خان نے نتیجہ اکثر محمود خان کا کچھ قصور نہیں ہے

المجیب

احسان علی تحصیلدار

خالصہ علمی محلہ دار یہ دیوار جس پر تشریف خاں ولد لطیف خاں کے نوبیا یوں نے
محمود خاں سے لڑائی کی ہے ناحق محمود خاں کو ان نوبیاریوں نے مارا اور دیوار گرادی
کمٹ لے انسپکٹر پولیس جناب عالی کمترین ہمارے نے خود موقعہ پر جا کر تحقیقات کی تو معلوم
ہوا اس دیوار پر جس پر تک آتا ہے محمود خاں کی ہے اور دیوار متنازعہ میں کسی طرح
کا استحقاق مدعا علیہم کا نہیں وہ اہیر اور ان مدعا علیہم نسلوں پشت سے ہیں اور
سابق میں ہم گواہوں جس ماہ کے سزا یاب ہو چکے ہیں محکمہ اجلاس الکمر انسپکٹر
اظہار محمود خاں مدعی یسوال ہے تمہارا نام ہے محمود خاں باپ کا نام مسعود خاں عمر بیالیس
پیشہ نوکری تکرار کی وجہ ہے میں مکان کی دیوار ایام برسات میں گر گئی تھی میں نے تعمیر کرائی
تھا اس نوبیا منع کرنے لگے یہ دیوار ہماری ہے اور سخت سے مکالمہ کرنے لگے اور
مسعود کو علیحدہ کر کے دیوار گرانے لگے جب میں نے فہمائش کی اور دوسری بکری مار کی العبد محمود خاں
۷ نومبر ۱۸۸۰ء اسم طلبی مدعا علیہم پولیس سے انسپکٹر کے پاس بھیجا جاتا ہے

شریف خان وغیرہ مدعا علیہم محمود خان مدعی دعویٰ پارٹیشن لہٰذا یہ حکم مدعا علیہم

نے مدعی کو پارٹیشن کرنے دیا دیگر ادعا لہٰذا جواب دہی مقدمہ مرقومہ واسطے مدعا علیہم کو

چالان عدالت کرو اور بالفعل مقدمہ نگہداشت میں رکھو مرقومہ ۷ نومبر ۱۸۸۰ دستخط حاکم

رپورٹ سمن جناب عالی حسب الحکم حضور سمی شریف خان و لطیف خان مدعا علیہم کو

کمترین

تا تعمیل کرم اکی بیس کرکے حضور میں چالان کرتا ہوں ۔ تعلیق السعد انسپکٹر

اظہار شریف خان مدعا علیہ باپ کا نام حنیف خان عمر چالیس پیشہ دستکاری محمود خان

سے ہمارا کیا کرا اس اور دیوار جب تک ادھر کرکے جناب عالی یہ دیوار ہماری ہے

لیکن یہ بات نہیں کی گئی ہو صرف بھی پردہ کی وجہ سے محمود خان نے ہم سے تعمیر اس کی شروع

کی تھی جب ہم نے منع کیا تو دو تین نا اور دنگہ فساد کرنے لگا اور میری باپ نے

جب یہ سکان منع کیا اسی دیوار کو منہ نہیں کیا تھا ۔ العبد شریف خان ۷ نومبر ۱۸۸۰

اظہار لطیف خان مدعا علیہ باپ کا نام حنیف خان عمر بیس پیشہ نوکری محمود خان نے ہم سے کیوں کرا

او دیوار گر گئی - یہ دیوار پہاڑ ھی جیسے برسات میں گر گئے تو محمود خان الطرف

کی تعمیر شروع کرادی جب بنانے گیا تو نزاع مشتعلہ ہوا جب دلان مکان کا بیعنا لکھا گیا تھا

تو اس دیوار کمانی ھی جانب ثالثی ھی نہیں لکھا گیا تھا - اور بابت اظہار حامد علی اور اکرام الحق علیہم البیان

۲۰ نومبر ۱۸۸۱ عبد اللطیف خان سمن طلب تو آیا - جواب شرائط خان عبد اللطیف

خان مدعا علیہم نے محمود کو گواہ قرار دیا ھی لہذا انکو حکم ہوتا ھی کہ تم ۲۰ نومبر کو وقت

۱۰ بجے دن کے حاضر عدالت ہو کر گواہی دو - حاکم دستخط

اظہار حامد علی گواہ مدعا علیہ باپ کا نام حامد علی عمر پچاس برس [illegible]

مدعا علیہ حسب ہیرا لف خان نے محمود خان کی بابت کس سے اکثر سنی جاتی ھو - بلکہ عدالت

وقت اس کی تعمیر [illegible] تو محمود خان کی [illegible] نکل [illegible] معلوم نہیں [illegible]

اظہار اکرام الحق گواہ مدعا علیہ باپ کا نام انعام الحق عمر چالیس برس [illegible] ۲۰ نومبر ۱۸۸۱

اس مقدمہ میں کیا بیان کرتا ہوں [illegible] تو محمود خان کی [illegible] برسات [illegible]

کرایہ ادس نے بغیر کچھ بے دھی حبس شریف نے تکرار رد کئے مگر یہ دیوار ہماری ہے اور ہم نے تو

العبد

بجای رکھنے کی لاٹو لگا اور اسکی سہولت ہے جبر خوش سے تکمیل آیا اکرام الحق ۸ نومبر ۱۸۸۰ء

اظہار رشور مشتاق العزیز نام گورہ دی باپ کا نام دبجبہ الحق عمر ۳۳ سال پیشہ نوکری میرا تکرار کی

فیصلہ کر دیا اور کسی کی ہے دیوار مدعا علیہ محمد خان کی ہے صرف ہمسایہ ہونے کی وجہ سے یاد رکھتے

العبد

اظہار ظہیر الدین باپ کا نام قمر الدین عمر بیس سال نوکری ہمسایہ گواہ مدعا علیہ اور کہا کہ

العبد

دیوار ہماری نہیں کسی مدعی نہیں دیوار محمود خان ہے ظہیر الدین ۹ نومبر ۱۸۸۰ء

سوال عدالت کا کہ سوال از عمر دیوار ہمسایہ کی ہے ستر قاضی منہاری خوانی

الگ انکی بھتیجی تو مجھے بنیادی سے کیا تعلق تھا سوال انکا کیا ہوتے ہو جواب

العبد

شعلہ موصوف محمد خان سوال وصولی حکم از مدعا علیہم دیوار

تم اپنی بنا لیتے ہو یہ کسار بیعنامہ منسوخ نہیں جواب یہ ہماری دیوار ہے

اور مرمت وغیرہ ہم کراتے ہیں اور ہم نے ان کو جواب اپنا لکھوا بلا کسی حضور

کرنا چاہے یہ دیوار محمود خاں نا نہیں ہے دیوار زبردستی بنوا لگا تھا یک قیمت

تعمیر کو منع کیا اور وہ لڑنے کو مستعد ہو گیا اور بہت اینٹ الی شریف خاں نا زبر...

سلامی جاتی چونکہ محمود خاں مدعی کو کاغذ بیعنامہ اور اظہار گواہان مدعی اور مدعا علیہم

سے دیوار متنازعہ کا تا ازان مدعی ہونا تحقق پایا جاتا ہے مدعا علیہم نے صرف بہ

زبردستی مدعی کو دیوار تعمیر نہ کرنے اور زیادہ سے دیوار پر دعوی کرتا اللہ اور ناحق

تکرار اور مارپیٹ کی اور کوئی کاغذ ثبوت سے مدعا علیہم کے پاس نہیں اور گواہ

کی تیرا کتنے ہاتھ جانی ہے اور مدعا علیہم مومی معلوم ہوتا ہے لہذا حکم ہوگا

بموجب دفعہ ذ... اور شرارت ہیلکرنی ... دس روپیہ جرمانہ اور ایک ایک ماہ

کی قید سخت وہ صدارت عدم ادائے زرجرمانہ پندرہ روز قید نفاذ اور

چھ ماہ کی واسطے مچلکہ اور کسی مچلکہ کی گرینی دستخط حاکم

مچلکہ اور جبراً ہاتھ دیلم کرنا

جو ہم شریف خان و لطیف خان مدعا علیہم میرٹھ کے ہیں

جو ہم عدالت سے ہمیں دونوں روپیہ جرمانہ اور پچاس روپیہ مچلکہ کے ہوتے

ہیں لہذا ہم اقرار کرتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں کہ آئندہ کبھی لڑائی دنگا نہ کریں

تو زر مچلکہ بجانب عدالت ضبط کیا جاوے اور اگر اندر عرصہ مذکور کے کوئی تکرار یا

لڑائی نہ کریں تو بعد میعاد چھ ماہ روپیہ از عدالت سے واپس لے لیں گے ہم اس سے

یہ مچلکہ لکھ دیا ہے کہ سند ہو تحریر بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۸۸۰ء

جناب عالی - فدوی کو نقل حکم بمقدمہ محمود خان مدعی بنام شریف خاں و لطیف خاں مدعا علیہم

دعویٰ مارپیٹ تیر گرانے تعمیر دیوار کی واسطے دائر کی لہذا عدالت دلوانہ مطابق

ہر ایک نقل قیمتی اور بنا بر لیاقت ہمراہ عرضی ہذا ہے نقل حسب ضابطہ مرحمت

فرمائی جاوے حکم ہوتا ہے نقل حکم لیوی مقدمہ حسب ضابطہ مہر و دستخط ہو کر فدوی محمود خان

حامد علی ساکن میرٹھ مورخہ ۵ نومبر ۱۸۸۰ء

نقل حکم اخیر چونکہ محمود خان مدعی کا نقصان ثابت ہے اور اظہار گواہان سے مدعی اور مدعا علیہ دونو در

سارہ اذان مدعی موجود پایا جاتا ہے مدعا علیہ نے پیشتر اپنی کچہری روبروی کی و جواد و گوشیر سے

رو بازبرد نے اور مبین مدعو ہونے لگی اور باہم تکرار اور مار پیٹ ہوئے اور کوئی گواہ نہ ہونے

مدعا علیہ کی پاس نہیں اور کس طرح کی تشدد کی والس ہوتے ہیں اور مدعا علیہ

حاملی زر روپیہ معلوم ہوتا لہذا حکم صادر

بموجب دفعہ فلان تعزیرات کی مبلغ دس دینار روپیہ جرمانہ ایک ایک ماہ قید

سخت در صورت عدم ادائے زر جرمانہ مندرجہ روز ذیل الاضافہ اور چھ ماہ کی واسطے پانچ سو روپیہ

کی مچلکے داخل کریں ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۸ دستخط حاکم ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۸

وکالت نامہ منکہ محمود خان ساکن میرٹھ کا ہوں

جو میں اپنی طرف سے بابو بنسی دھر شاہ وکیل عدالت کو بمقدمہ

نقص گواہ دیوار قیمتی تخمیناً ۳۰ روپیہ بموجب خود تحفظ اپنی توسعہ

مسعود خاں کو لا محمود خاں ساکنان میرٹھ وغیرہ بنام شریف خاں و لطیف خاں پسران

حنیف خاں ساکنان میرٹھ مدعا علیہم

دعویٰ دیوانی نقصان تو تعمیر کرد دیوار قیمتی تخمینًا دو سو روپیہ

جو کہ حاضر ہونا تمہارا واسطے جواب دہی مقدمہ مندرجہ عنوان کی واقعی تاریخ ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۸۰ء

کو ضروری ہے لہذا حکم ہوا کہ بعد ... تاریخ معینہ پر وقت دس بجے دن کے

عدالت میں حاضر ہو کر اظہار شہادت کرو حاضر نہ ہوگے تو تیرہ ضابطہ دیوانی

میں درج ہے مقدمہ یک طرفہ فیصلہ کیا جاوے گا ــ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۸۰ء

دستخط حاکم عدالت

بعدالت منصف میرٹھ

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۰ء

جو کہ محمود خاں مدعی نے تمکو اپنا گواہ قرار دیا لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ

تم ۳۰ نومبر کو وقت دس بجے دن کے عدالت میں حاضر ہو کر شہادت

گذرا تو ایک خود کسی سمن کے ہمراہ ہو اگر تم حاضر نہ ہوگے تو فرماتر ہو نہ نابوجہ

نتیجہ جو مجموعہ ضابطہ دیوانی میں درج ہے عاید ہوگا

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

میری مہر اور دستخط سے ۲۵ نومبر کو جاری کیا گیا۔

سمنی بنام جعفر حسینی گواہ مدعی بموجب دفعہ فلاں مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت منصف میرٹھ — مقدمہ دیوانی نمبر فلاں

جو کہ محمود خان نے تمکو اپنا گواہ قرار دیا ہے لہذا تم کو ہوتا ہے کہ تم

۲۰ نومبر ۱۸۸۱ء کو وقت دس بجے دن کے عدالت میں حاضر ہو اور ایک

روپیہ خوراک سمن کے ساتھ بھیجا جاتا ہے اگر تم حاضر نہ ہوگے تو تم پر نتائج حاضر ہوگے

نتیجہ جو مجموعہ ضابطہ دیوانی میں درج ہے عاید ہوگا۔

دستخط — مہر عدالت

میری مہر اور دستخط سے ۲۸ نومبر کو جاری کیا گیا۔

اظہار سعید الدین گواہ مدعی باپ کا نام وحید الدین عمر ۳۳ سال پیشہ نوکر

کہو ہیں خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوں گا سوائے سچ کے جھوٹ نہ کہوں گا جبر دیوار

پر تکرار ہو گیا تھی محمود خان ہی اور اوس کی بغضا میں ہی ... انکار کیا جو

نہ یاں تھی دیوار گرنے کی وجہ نہیں ہی محمود خان کو حق زیر بار کیا نقصان کیسی قدر ہوا ہی

سنتو ویبہ نمبر ۵ خان۔ سعید الدین گواہ مدعی

اظہار جعفر خان گواہ مدعی باپ کا نام اصغر علی عمر چالیس سال پیشہ

نوکری کہو ہیں خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوں گا سوائے سچ کے جھوٹ نہ کہوں گا

دیوار متنازعہ کی گرنے دیوار جبر کو شریف خان اور لطیف خان مدعی نے

گواہ محمود خان گر ہی ہر کہیں گری ہی زیر بار مدعی کی وجہ سے دیوار متنازعہ

کا ثبوت کیا ہی از روی تحریر بیعنامہ کی جو اوس کی ہی۔ ثبوت پکا۔

دعویٰ کی غرض نقصان ہمارا ۱۰ سو روپیہ کا مکان کی خریدی محمد خان جس کی اٹھ سو

روپیہ کو حنیف خان بابت مدعا علیہ سے خرید کیا تھا۔

العبد
جعفر خان گواہ مدعی
تحریر بتاریخ فلاں سنہ ۱۸۸۰ء

اظہار شریف خان مدعا علیہ بحلف بنام حنیف خان عمر ۵۰ برس پیشہ نوکری

ہم بیت خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہونگا سوائے سچ کی جھوٹ نہ کہونگا۔ یہ

دیوار پختہ محمود خان نے بلاشک سو روپیہ کی نقصان ان کو ہوئی بابت کہ ہماری ہے اگر

ہماری ہوتی تو ہم کیونکر منع کرنے کی ضرورت ہے فقط العبد شریف خان ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۸۰ء

اظہار رستم مدعا علیہ باپ کا نام حنیف خان عمر ۴۰ برس پیشہ دستکاری کہتا ہوں خدا

کو حاضر ناظر جان کر سچ کہونگا سوائے سچ کی جھوٹ نہ کہونگا۔ دیوار کسی

کی ہو۔ ہماری ہو اگر ہمارا نہ ہوتا۔ تو ہم کیوں منع کرتا۔ اور کوئی

گواہ ہو حیات علی ولد معصوم علی گواہ بیرونی ہے العبد لطیف خان

سمن بنام حیات علی گواہ مدعا علیہ۔ بموجب دفعہ فلاں ضابطہ دیوانی

بعدالت منصف میرٹھ۔ مقدمہ دیوانی نمبر فلاں سے

جو محمد شریف خاں ولد لطیف خاں مدعا علیہم نے تم کو اپنا گواہ قرار دیا ہے لہٰذا تم کو

ہدایت ہے کہ گواہی دینے میں بتاریخ [illegible] وقت ادائے شہادت [illegible]

[illegible] دستخط حاکم۔ مہر عدالت

سمن بنام معصوم علی گواہ مدعا علیہ بموجب دفعہ فلاں ضابطہ دیوانی

بعدالت منصف میرٹھ مقدمہ نمبر فلاں۔ چونکہ شریف خاں نے تم کو اپنا گواہ

قرار دیا ہے لہٰذا تم بروز [illegible] وقت دس بجے دن کے [illegible] حاضر ہو۔

[illegible] ہمراہ [illegible]۔ دستخط حاکم مہر عدالت

میری مہر اور دستخط جاری کیا گیا۔

اظہار حیات علی گواہ مدعا علیہ باپ کا نام خیرات علی عمر [illegible] سال

بہت سے لوگ کہو ہیں خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہونگا سوائے سچ کے جھوٹ
نہ کہونگا محمود خان نے جو شریف خان ولد لطف خان مدعا علیہم پر نالش کی
گو بنی دیوار اور مار پیٹ کی اور سو روپیہ کی نالش کی تھی اسکی کہ ہم نے شناخت ہو
دیوار جس پر باہمی تنازعہ ہے شراکتی ہے علاوہ تعمیر کے دربعض شخص لکڑیاں ہیں
جس حالت میں تم شراکتی بیان کرتے ہو کیوں تنازعہ کی وجہ ہوا محمود خان
کے ساتھ تعمیر دیوار ہمارے ساہنے سے گرائی گئی ہے ہمارے ساہنے گرائی گئی ہے
ہیں اس وقت وہ گرنیوالی تھی
العبد بیانات علی گوہر مدعا علیہم
اظہار محمد علی گواہ مدعا علیہم باپ کا نام حبیب علی عمر ۲۰ سال ہے
بیان دستخطی کہو خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہونگا سوائے سچ کے
جھوٹ نہ کہونگا تم اس مقدمہ میں کیا جانتے ہو میں یہ جانتا ہوں کہ
ہم یہ دیوار متنازعہ برسات میں گر پڑی تھی جس کو شریف خان

مدعا علیہم نے وقت تعمیر کرا دیا تھا اور تعمیر ہونے کے بعد کچھ روپیہ محمود خان سے طلب
کرتا تھا۔ پندرہ مارچ ۱۸۷۸ء مطابق رجسٹری ہے اور حاشیہ میں گواہ
مدعا علیہم کی فاسد خرید ہمراہ اپنے مکان مسمی محمود خان مدعی ہے۔ اور بیع کچا تھا۔
الصمد
معصوم علی گواہ مدعا علیہم۔

سوالات جواب حاکم مدعی اور مدعا علیہم کے

سوال از مدعی تمہارا نقصان کتنے کا ہوا ہزار سو روپیہ کا اس وقت مدعی یار
کی نسبت کچھ گفتگو بارے میں ہوئی تھی۔ کچھ نہیں ہوئی پھر مدعا علیہم تم سے
کیوں روپیہ کے مطالب ہوئے سبب نہیں معلوم کس بات سے روپیہ مانگتے تھے محمود خان
الصمد
سوال و جواب از مدعا علیہم تم مدعی سے روپیہ کیا مانگتے تھے۔ نصف مدعی یار
ہونے کی وجہ سے سوال مطالب تھے تمہارے ہیں کوئی بیعہ نہیں تھا۔ کیونکہ
وعدہ یاری تھی جیسا بیعنامہ کا حال معلوم تھا یار ہو بجا بیع ہو گئی تھی

الصحیح

مدعی شریف خان ولد لطیف خان مدعا علیہم

سوال حاکم ـ چونکہ مسمی محمود خان ولد مسعود خان مدعی اور شریف خان مدعا علیہم

اور گواہان مدعی اور مدعا علیہم کی اظہار شہادت لئے اور نیز کاغذ تمامہ کا ملاحظہ کیا واقعی

میں دیوار مدعی مسمی محمود خان صاحب تخمیناً پنچ ماہ کی پاک گر گئی اور مدعی گواہان سے بھی اور مدعا علیہم

گواہان سے بھی معلوم ہوا کہ دیوار مکان متنازعہ خاص محمود خان کی طرف سے گر گئی

مدعی کی بنیاد صرف معلوم ہوا کہ زیر پائی محمود خان مدعی کی وجہ اور تیز زیر دست لیکن

اور بہ نوبک مدعا علیہم نے زیر پائی مدعی بہ دی اور مدعی اور مدعا علیہم کی جو بیانے سوال کی تو اس طرح سے

سوال کی بنیاد فیصلہ ملکیت ہے مدعی کی دیوار گر پڑی بعض [illegible] مدعا علیہم کو [illegible]

جو مدعی غور کرتا ہوں تو نقصان محمود خان کا ہوا اور جو بات [illegible] دیوار کی [illegible]

کو فقط تجدید خلد سے بھی نظر میں آئی ہے لہذا حکم ہوا کہ تخمیناً زر [illegible] اور

ہر جانہ مدعی در نہ مدعا علیہم بھا یدہم.

تمت بالخیر

اشتہار

صاحبان! ہمارے کتبخانہ سے ہر قسم کی کتابیں
عربی فارسی . اردو . درسی طبی کے علاوہ ہر قسم
کے قرآن مجید مترجم و معراجلی قلم . و ہر قسم
کی حمائلیں قاعدے پنجسورے
اور وظایف و قطعات ... سکتے ہیں
کام دیانتداری سے ... ایکدفعہ
مال منگوا کر تجربہ فرمالیں ... کندہ اور ...
ہوتا ہے مختصر فہرست ...
المشتہر ...

نام کتاب	قیمت
نافع الصلوۃ	۱۰ر
روشندل	۲ر
غلامان ناجی	ار
رسالہ جمع عربی	۳ر
چہل حدیث	۰ر
دعائے سریانی	ار
تاثیر الصلوۃ	۱۱ر
سلسلہ خاندان چشت	۳ر
لٹھولی رسول مقبول	ار
قصہ شمشاد	ار
رسالہ بے نمازان	ار
حجت الاسلام	ار
خلاصۃ الفقہ	۲ر
تحقیق الصلوۃ	ار
حلیہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	ار
رسالہ قاضی قطب	ار
اولاد مولوی عبداللہ	۳ر
مولوی [illegible]	۳
زینت الاسلام کامل	[illegible]
حافظ محمد	۱۲

نام کتاب	قیمت
زینت الاسلام کامل دلپذیر	۱۳ار
انواع دلپذیر رسمی کاغذ	۶
انواع موٹا کاغذ	۱۲ار
رر محمدی حافظ محمد	۱۳ر
تنبیہ المشرکین	۱۰ر
منور شریف کلاں	۶ر
منور شریف جدید	۶ر
اخبار محمدی	۴ر
مٹھی نیند	ار
مفید المسلمین	۲ر
رمز العشق	ار
نام حق پنجابی	ار
بدایع منظوم	۲ر
نماز حضوری فیروزی	۲ار
[illegible]تیوں کی لڑی	۴ر
شہباز شریعت نور محمد	۵ر
ذکر شہادت اور جنگنامہ زبان پنجابی منظوم	۱۲

نام کتاب	قیمت
ظہور الاسلام ترجمہ فتوح الشام و مصر وغیرہ	۱۰ار
جنگنامہ حامد چوب	[illegible]
قلم معہ مرثیہ	[illegible]
جنگنامہ حامد کلاں	[illegible]
ایضاً خورد	۸ر
جنگنامہ مقبل	۴ر
شہادت فرزندان مسلم	۲ر
ایضاً امام قاسم	ار
جنگنامہ امام محمد حنیف	۲ر
رر حضرت علی کرم اللہ وجہہ	ار
سعادت الکونین ذکر شہادت امامین	۲ر
گلزار حسین	۶ر
جنگ زیتون	۴ر
جنگنامہ امام حسن حسین	۲ر
جنگنامہ امامین تصنیف بوٹا گجراتی	[illegible]
[illegible] قوم	[illegible]
جنگ [illegible]	[illegible]
جنگ زین العرب	[illegible]